

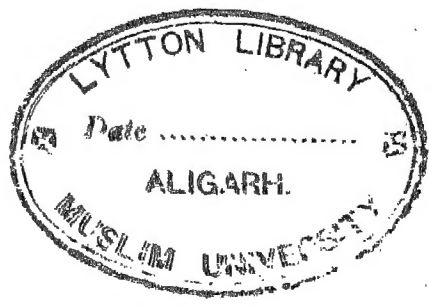


مجلد دوم

مجلد دوم



در کانیور بطبع علمی عالی



[Faint handwritten Persian script at the bottom of the page]

آیا چو دیکتا جان او من خصل سببان کا
 کہ عشاق کی شایرہ باز با نانی پاک
 عشق رقیب بنی عاشق غصہ شوقی در آفاق
 آیت بخت کا بیرون سحر کجاست در آفاق
 رت بخت کا بیرون سحر کجاست در آفاق
 رت بخت کا بیرون سحر کجاست در آفاق

<p>علوم ظاہر و باطن عیان تھی آپ کی دل پر ہوئی لاکھوں نئی پیدائش یہ تہ بہ تہ ہوا حاصل یہ تاثیر قدوم قدس سبط ربی و کیو زمین و آسمان کا نام ہوتا صورت عفا قد موزون کی سرو باغ کی نسبت ہمیں زیبا</p>	<p>ہمیں ہرگز نہ پاگو آپ کی اک حرکت کا کہ ہی روح الامیں جا رہا ہوں شکر کی قدر کا فلک سی برہ گیار تہ زمین پاک مشہد کا اگر ہو تا ہمیں دنیا میں جلوہ نور جسد کا نہ تو ناخلدین طوبی ہو شاید اوس ہی قدر کا</p>
--	--

تمنا ہی ہی دل میں مری یا شافع محشر
 کہ ہو محاصر مجاور فضل حق ہی تری قدر کا

<p>ہوں کون کون نہ جان و دل ہی فدا چار یار کا کہ سی و عرش و لوح و قلم کی سحر ج سحر روز ازل ہی آتش و آب و ہوا و خاک از شرق تا بہ غرب جنوب و شمال میں عقبی ہر پاؤں کو سند شایہ نصیب ہی بخشی کا جرم اوس کی خدا شیرین ضرور پاتا راج وین محمد نہ اس قدر حکم خدا سی سکے اوصاف مثل محبر و ہونے کا اوسکی نامہ اعمال بد خدا روشن ہو گیا پردہ دنیا پر حشر تک ہر اوزم کو کیوں نہ فرما اعمہ سجدین و ہرین</p>	<p>قرآن میں مرج خوان ہی خدا چار یار کا پایہ بڑا ہے نام خدا چار یار کا دم ہر ہی آیت صبح و شام چار یار کا نقارہ ہوا و بجا چار یار کا دنیا میں جو ہوا ہی گدا چار یار کا مانگا جویمان پہ کہا چار یار کا ہوتا نہ دبدبہ جو ذرا چار یار کا جاری ہی تا برد جزا چار یار کا جستی زبان سی نام لیا چار یار کا مانند مادہ نام سدا چار یار کا مداح ہی رسول خدا چار یار کا محاصر کو خاک راہ بنا چار یار کا</p>
---	--

کہا غوث صبح و شام چار یار کا
 عجب کیا ہی جوہر ہو جس کا
 بلکہ ہر گز نہ تباہی سایہ ہر یار کا
 خانہ کعبہ نبوت ہی کائنات کی
 نہیں ممکن زلالہ سر چشم غزلان کا
 ازل ہی ہوتا ہی کعبہ کائنات کی
 ازل ہی ہوتا ہی کعبہ کائنات کی

پڑی عکس شاید نور شمع بزم جانان کا
 بلین پس کیوں کیوں نہ ہوئی قاتلین
 گویا دل میں پندار ایگی زلف پیمان کا
 جہم ہی اس آہوق وین کا اک شراباں کا
 ہوتا ہم حشری جو میری دماغ سوزان کا
 جوی بوجہ اوس کی گالیوں کی ایک نام نہی

خدا کا نام نہی ہونے والا نہی
 خدا کا نام نہی ہونے والا نہی
 خدا کا نام نہی ہونے والا نہی
 خدا کا نام نہی ہونے والا نہی
 خدا کا نام نہی ہونے والا نہی
 خدا کا نام نہی ہونے والا نہی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عاشق و عاشقی
سکندر و اسکندر
پیر و پیری
مهر و مهری
بسیار غم از دنیا
دل عاشق و فزون گری
تو نامزد یک
نازیغون بخدا
عاشق نازیک

اب رہائی کی نظر آتی کوئی صورت نہیں
عشق خوابان پائی محاصر کا سلال بگیا

پھر گلشت جوشہ بکھرا و لبہ س نکلا
بیتہ اری میں کئی و جیل کی امید پر عمر
دل کو ہر اہ غفلان و کمید کی سب اہل جہان
خاک تربت ہی شہیدان مسی کی یار و
ایک عالم کو ڈوبا توئی و یا جسے رشک

خلق کو صافہ گمان تھا مہ انور نکلا
کبھی ارمان نہ تیرا می ول مضطر نکلا
شجر پر خوشہ سی سجھی گل تر نکلا
نخل سوسن ہی کو دیکھا ہی کہ آتش نکلا
تجگو ہم بھی اتنی وجہ تو سمندر نکلا

جسٹم
دل عاشق سی فنون کور
کہہ مار نہ کیے
ناراضیوں پر خدا
عاشق بازار کیبازار
جسب سی دیو ستونجی
غم خویشی کا کبھی
ایک عالم کو یاد
دست خالی کی کسی
ملہا دیا تا نہیں
اسا خون نری پوری
کچھو کچھو

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

معمولاً میں نے اپنے دوستوں کو
تیرنگ بیدیان سے کھیلنے کی
تلقین فرمائی ہے۔

سید ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے
 رب سے دعا کی ہے کہ میں آپ کی خدمت میں ہمیشہ رہ سکوں اور آپ کی رضا سے
 کبھی غافل نہ رہ سکوں۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے
 کہ میں آپ کی خدمت میں ہمیشہ رہ سکوں اور آپ کی رضا سے کبھی غافل نہ رہ سکوں۔

آج کی خبریں سنیں کہ یہ خبریں
 سنی جھجھکیوں پر لگا رہیں
 پیش طاق اب روئی لگا رہیں
 بی وہ بٹا نور کا باجی حسن
 صورت اور سبکی چرخیں
 خنک کس کا کیون
 شمع شمع تیرا تیرا

۱

کیون نہ دل شمشاد کی یاد
 اب چون تیری تو جہی ہو گیا
 اب کہیں دل کی سس کو بیان پیدا
 گل کی کہانی سی ماہ کو یہ
 شمع دل پہ ہو گئی گلستان پیدا
 ہنس کر بک لال سی دھوکہ کری
 ناز کی پٹی کی لعل بدن پیدا

جسکی نظر کی فیض سی پارس ہو سنگ مرخ مخلص ہو ابی ایسی گرجی کا بالکا	
رات دن اس فکر میں جاگا کیا دل ایسی وحشت سی گہرا کیا جو کیا حق میں میرے اچھا کیا کا غدو ن کے گہوڑی ڈر آیا کیا زندگی بہر اپنی میں رو یا کیا دیکھ مہکے بند درواز کیا ابر چشم اس پر سدا برسا کیا عمر بہر اس درو میں تر پا کیا کی قیامت اتنا جو عرصا کیا اب وفا کیجئے جو کہہ وعدا کیا زندگی بہر رنج و غم کہا کیا وصل کی وعدہ پہ بہلا یا کیا مرغ دل کو لاکھ سبھا یا کیا تو وہاں زلفون کو سبلیا یا کیا زندگی بہر خوشہ میں چٹا کیا	راہ او سکی آئی کی دیکھ کیا وہ بیان او سکا ہر گہری آیا کیا کیا کہوں بہر بار او سنی کیا کیا عمر گذرے نامہ و پیغام میں کس آئی کا قصہ دل کو سکتا وہ میری صورت سی کیا بزار ہی کیون ہر اہوتا پنہن سید کشت دل کون سی دن اچھا ہو گا در عشق شام کا وعدہ تھا آئی صبح کو لب پہ دم ہی پر تیرا دم بہر ہی پن قبر میں آرام شاید ہو نصیب تا دم آخر دل مجنون کو آہ خود بخود دام محبت میں نہیا دل کو میری رات بہر چین رہی ہوسہ لب کا مڑا ہی جب سی یاد
دیکھنی پاپانہ میں صورت کہی اب مخلص سی وہ مڑا یا کیا	

ہنگام چمنی بدن ہو لعل خندان پیدا
 دھڑک دھڑک ہو لعل خندان پیدا
 غم چمنی بدن ہو لعل خندان پیدا
 غم چمنی بدن ہو لعل خندان پیدا
 غم چمنی بدن ہو لعل خندان پیدا
 غم چمنی بدن ہو لعل خندان پیدا

عشق جوان جس گریز دل کا جدم ہو گیا
 ہر شہینوں کو یوں قیدی بنی وہ جدم ہو گیا
 اس قدر وہاں اس کو یاد کر وقت ترسم
 گرم بازای صحت کس لئی بڑھدی ہو گئے
 کمل گیا اسرار عالم خود بخود فیض عشق
 کیا خبر اس جری کی بھگوا اظہار نہیں
 ہر گریز تیری تیری چڑھی تھی اور وہ بل
 خواب میں آیا جو کرنا تھا کیا اب ترک کیوں
 پیر کھان کی طرح فرساق یار سین
 جان ہی کی تھی سوا الفت میں کیا ہی غارہ
 یوسف مصری کی جدم لای ہو باوصفا

خانہ عیش اپنا دیو ہر دم نام ہو گیا
 کیا خاک مٹی دل اور سجاوہ ہر دم ہو گیا
 سارا مکتوب محبت اشک سی نم ہو گیا
 کوچ کل کیا راہیہ الفت کا کوچ کم ہو گیا
 ساغر دل اپنا ہی کیا ساغر حسی ہو گیا
 تیغ ابروی تری اک قتل عالم ہو گیا
 قتل کر اس ناتوان کو تو ہی رستم ہو گیا
 کیا کوئی اس صل خفی ہی ہو محرم ہو گیا
 روتی دلی چشمہ چشم اپنا ہی ہر دم ہو گیا
 عشق شیریں کا جوتی کو کمن سہم ہو گیا
 پیر کھان کا دل افسردہ خستہ ہو گیا

عشق جوان جس گریز دل کا جدم ہو گیا
 ہر شہینوں کو یوں قیدی بنی وہ جدم ہو گیا
 اس قدر وہاں اس کو یاد کر وقت ترسم
 گرم بازای صحت کس لئی بڑھدی ہو گئے
 کمل گیا اسرار عالم خود بخود فیض عشق
 کیا خبر اس جری کی بھگوا اظہار نہیں
 ہر گریز تیری تیری چڑھی تھی اور وہ بل
 خواب میں آیا جو کرنا تھا کیا اب ترک کیوں
 پیر کھان کی طرح فرساق یار سین
 جان ہی کی تھی سوا الفت میں کیا ہی غارہ
 یوسف مصری کی جدم لای ہو باوصفا

جس لیلیٰ شخص اول الیاس جہیر پر
 گہلی گہلی تن میرا زہر ہی ہی کم ہو گیا



بہی دل اپنا آپ ہی دوسر بنا دیا
 مہکو خدائی رشک سحر بنا دیا
 خطرہ ہر ایک رشک سمندر بنا دیا
 تو خواب دل ہی سنے گل تر بنا دیا
 نور حسد سی دل کو مٹور بنا دیا
 دوسر رشک اس سنے گور بنا دیا

نقش جمال یار کو دل پر بنا دیا
 آئینہ دل کا میری جو انور بنا دیا
 بدلی جب اسکی آنکھ تو روئی ہم استر
 گلزار اعمامی جگر کو برا سے سیر
 رفو است عالم ہستی کی دیکھ کو
 شاید کیا ہوئی کہی زیب گوش یہ

۱۵
 عین نماند از کجا و کجا پیر سیان
 کیہوئی کس لیس داری بنیاد کا
 کوہ غم کا کلا کا خاں ناخت و طی و ام
 کیا ہی تیرے سیری لگی ستر چری فریاد کا
 دست باز کی سی از آواز غنی تن کی بار
 کسل کیا جو ہر ہمت ساری خنجر فلک کا
 تو تیرا ہوں لاکھوں نغمہ زخون کی روزی
 حرف آہن سی دود لا کھائی تیرا
 لیلیٰ کوں ہم کو کلا فصل گل بن غنی
 کب ہوں غزل تیری ترشہ ترشہ میرا
 لیلیٰ کوں حالت ان کرنا نہیں میرا
 یار ائی حالت ان کرنا نہیں میرا
 ناکش کوں انکرنا نہیں میرا
 دل بنایا کیا تر استہ فی فلا و
 لنگ خود دود کا لگی لاکھ پیر
 یاد روزی غن سوزنا د کا

[illegible]

بہارِ حسی شوقِ کمالِ بیدار
بہارِ حسی شوقِ کمالِ بیدار
بہارِ حسی شوقِ کمالِ بیدار
بہارِ حسی شوقِ کمالِ بیدار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲
 و اسم کی وحدت سے پہلے
 پہنچیں اس باب میں آنے کا
 ہوتا ہے جو میں پہلے آج
 سے آواز سے گزرتا
 میری قیادت میں تھا جو
 میں کو نہیں ادا ہونے کا
 میں کو جب وجہ کے
 میں کو زبان پر لائے
 میں کو یہ کہیوں کہ
 میں کو یہ کہیوں کہ

میں طلب کے لئے سب میں
حال و کیا چاکر کیلئے
میں جو صدقہ بنین اور تباہی کا راز ہے

سچائی کی تلاش میں جان و مال کی قربانی
 سچائی کی تلاش میں جان و مال کی قربانی
 سچائی کی تلاش میں جان و مال کی قربانی
 سچائی کی تلاش میں جان و مال کی قربانی

تو بولی تیری غم کی تسکین
 دیا ہر دم سوخا تو نے
 میری جو باتیں تیری غم کی تسکین
 تیری غم کی تسکین
 دیا ہر دم سوخا تو نے

سچ روشن کو دکھایا تو ہوتا کبھی بھروسہ سیتے دل زار حیات تازہ پانا چشتہ عمر تیرے جبروت قاتل کے ایدل نہ کرتا جب تیرا شکوہ سجاہت دکھا کر اپنے اس جاہل ذوق کو	مہتابان کو شہریا تو ہوتا ایدر شریف تو لایا تو ہوتا لب جان بخش دکھایا تو ہوتا کوئی دم اور غم کسایا تو ہوتا کبھی کہ نہ سے افرایا تو ہوتا کسی یوسف کو ترسایا تو ہوتا
کبھی مانند محصل ای پری رو ہلا کھو بھی ہوا یا تو ہوتا	

۲۳
 ہاں کی یاد دہشت ہادیہ گوشت خال
 یقین ہو گیا محصل کو ہو گا اصل نصیب
 نظروں غائبین تب کو ہم منسیر آیا

نہ جاگا کہے بہت عویا ہمارا رما شریک بت سی جب کڑا ہمارا تب ہجرین کشتہ گر یہ سے خفا ہوئی محصل سے اوکو اٹھایا پیار پریشان سی ناسور ول میں نہیں عقل کا جامہ دل پہ قابو	یہ قسمت ہادیہ یہ کھتا ہمارا چٹکایا نہ قاضی نے دعو ا ہمارا ہوا حال اپنے سی پتلا ہمارا کھلا کے نے جو چرچا ہمارا نہوگا کہنے جنم اچھا ہمارا رما دست و حشت سی پردا ہمارا
محبت سی محصل کی سوا ہوئی تم جہان میں ہر اک سو ہی غوغا ہمارا	



باب الہام
 ہادیہ عرف کئی دل کیاب درہ آب
 زین کو رہتی ہو اضطراب درہ آب
 دلم ہادی کوئی اضطراب درہ آب
 دلم ہادی کوئی اضطراب درہ آب

جب وہ غم و غمش نظر آ جا بیگا سوئی جانان امکن خودی اور کجا جذب حشاکان روز محشر چونک و تین کی خواہی	ویدہ یعقوب میں نور بصیر آ جا بیگا منع شوق دل میں زور بال پر آ جا بیگا میری مرقہ پر اگر وہ جنت نہ گر آ جا بیگا
---	---

دلم ہادی کوئی اضطراب درہ آب
 دلم ہادی کوئی اضطراب درہ آب
 دلم ہادی کوئی اضطراب درہ آب
 دلم ہادی کوئی اضطراب درہ آب

[illegible]

چونکہ غرض سبیل کی کیا آواز ہے جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی

چونکہ حسن یاد خوا کیا کمال ہے

آنہی سے خط کے ہی نہیں دیکھا واپس

برک گل باب سی ہی سوارنگ روپ ہے

مخلص زیادہ اس ہی لکھوں کیا چاہی

اہل توحید کا ہے دماغ التجا طلب

کچھ آپ کا ضرر نہیں پا مال سے

سرسہ کی جا لگائی خاک وِ صنم

تدبیر کام آئی نہ یان کچھ مسیح کے

رکبی میں بد زبان سگ جانان کی واسطی

جب تک نبوی تجھ ہی مراد دی حصول

چہرہ سی ہی غبار طبیعت کا آشکار

انجام کار اپنا ابھی کر دی کار ساز

اندھیر نی سبب نہیں ساری جہاں میں

کافی ہی عاشقوں کو لعاب لب صنم

پیرتی ہوئی نقاب پہ زیا نہیں نہیں

آرام و عیش عاشقوں کو کب نصیب ہو

مخلص کو بی سبب نہیں عشق منیر

قلب سیاہ او سکا ہو ابھی صبا طلب

تیری آگے ہو گیا ذرہ سی کتر آفتاب

روز در پر یار کی کہا تا ہی جگر آفتاب

اتفاق سے نہ توں میں سنو کی
 گریہ کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی

۲۵

نہی کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی

نہی کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی
 ہرگز نہ کہ جس کی آواز سے دل کی آواز بولے گی

کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 چو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 چو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 چو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 چو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 چو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 چو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 چو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب

چرخ ہی طشت طهارت آپ کا ہوگا وصل اوس ماہ کا ای دل ضرور سرخ غصہ ہی جو چہرہ ہو گیا کچھ جلانے کی سوا آتا نہیں جلوہ گردون ہی اوسکی نور سے صبح ہی تا شام ہی کس کے تلاش ہم ہی ستون کی نظر میں ای فلک	بگیا سیبے آفتاب آفتاب خواب میں ہی شکوہ کیا آفتاب ہو گیا و ہشت سی اول آفتاب طرز تم ہی ہی یہ سیکھا آفتاب آسمان کا یہ نگینا آفتاب دربر پھر تار ہی تہا آفتاب ہی ہر شکل جام صبا آفتاب
---	--

مہر خورشید ذری بن گئے
 گر من مخلص وہ جو آیا آفتاب

کرتی شگفتہ عجب دل ہی ہوا ہی شب ہم جن اپنا جاتا ہوں میں سیاہ بخت لطف وصال یا جویا ہی رات کو تیرو رخ کو اہل ضیا پر ہی شرف ہنسا تم ہی وہ سیلے یوسف جمال کیے طالب شب صبا کا ہی تو جو چرخ سے خلوت میں چکی چکے کرو بات رات کو	عیسیٰ نفس ہی مردہ لون کو ضیا ہی شب بہا ہی ہی محکوم اس لئی اک شہر وای شب سہما ہوں روز کو میں سدا خاک پای شب شعل ہی مانتا شب فلک پر ہی شب کیون جان دول ہی قفس موتا ہی شب تو ہو طبع مہر وہ ہی رہنما ہی شب جاتی ہی دور میرتا بان صد ہی شب
---	---

بہت سید کا کس ہی من مخلص کوں کہ
 پیدا کیا خدائی محبی ہی بجای شب

پردہ اوشامی خشی جودہ افور آفتاب
 بیتاب ہو کی چپتا پری گھر گھر آفتاب

چوت میں شل آیتہ چار
 اوس جو چہرہ کجا آفتاب
 از چہرہ کی سبب دنیا کا چہرہ
 بارہوی سوزش مانع کا چہرہ
 قانون دل کا نام ہی کجا آفتاب
 مخلص کا عشق کو کجا آفتاب
 دیوار دار ہوتا ہے جودن ہزار آفتاب
 اوس کی کون کون تار کی ہی آفتاب
 دیوار حلق ہاری ماہ رو پر آفتاب
 کو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 کو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 کو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 کو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 کو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 کو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 کو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب
 کو کجی گزیدہ اندک ایشاک ز سبب

<p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p> <p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p>		<p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p> <p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p>	
<p>ساتھ میں کانسی کی مثل قلندر آفتاب</p> <p>گو باہی نور کا پتلا سر آفتاب</p> <p>جاہلی مینا بنی چرخ اور سنا آفتاب</p> <p>اندون کالی بلا کا ہی مسخر آفتاب</p>	<p>سایہ روارہ مہ طلعتاں ہر وقت</p> <p>جیب جانا ہی رخ روشن کی آگ شرم سی</p> <p>بزم مہ رویاں مین بہر بادہ پجائی ضرور</p> <p>حلقہ زن ہی لفت شکس گرد روی چتر</p>	<p>اس کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p> <p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p>	<p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p> <p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p>
<p>ہم سی خطا جو رہی ہو ہر دم بلا سبب</p> <p>تلا خدا کی واسطی ای دلربا سبب</p> <p>کو تا ہی نصیب کا ای یار تھا سبب</p> <p>تلا تو پہلا کوئی ای آشنا سبب</p> <p>آنا ابد ہر جو چہرہ پاک سبب</p> <p>اس فرما طنی کا پہلا کچھ تھا سبب</p>	<p>آز روگی خار نازک کا کیا سبب</p> <p>کیون سیر گہ کا آنا کیا ترک اندون</p> <p>حاضر نہ ہو سکا جو یہ بندہ خباب مین</p> <p>کیون آب کا نراج رک کا ہی شیف سی</p> <p>مندی لگی سی باؤں مین باہمی ہون خفا</p> <p>کی ترک اندون جو ملاقات ظاہری</p>	<p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p> <p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p>	<p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p> <p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p>
<p>گستاخ مین ہر مین اختر تمام شب</p> <p>آنکھوں مین نیند آئی نہ دم بھر تمام شب</p> <p>پہلو مین جبکہ رہتا تھا دلبر تمام شب</p> <p>آری چلا گئی میری سہرہ تمام شب</p> <p>بالیں میری سیر اوٹھتا رہا سہرہ تمام شب</p>	<p>تہا یاد مین میری دل مضطر تمام شب</p> <p>اوس چشم رکھی کی تصویر مین ای صبا</p> <p>کیا دن گذرنی تھی میرے چہرے کی سہا تہ</p> <p>قاتل شب محال مین ہی تیغ نازکی</p> <p>دہو کہی مین میری جو کوئی آیا تو خود خود</p>	<p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p> <p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p>	<p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p> <p>عشق کی آری زیادہ بڑا کر جانے لگی تھی تو یہ</p> <p>کلمہ ازل کی جانب سے لکھا ہوا ہے</p>

جگر دل شکیب جگر اور ساسی
 جگر دل شکیب جگر اور ساسی
 جگر دل شکیب جگر اور ساسی
 جگر دل شکیب جگر اور ساسی

جگر دل شکیب جگر اور ساسی
 جگر دل شکیب جگر اور ساسی
 جگر دل شکیب جگر اور ساسی
 جگر دل شکیب جگر اور ساسی

اہل اسلام خریدار صتم دہرین ہوں
 جنس دل کا کوئی دلبر نہ خریدار ہوا
 دشت غربت میں جو دشت سی قدم کو گہرا

دیکھ کی حسن گل اندام کی خوبی مختصر
 یاد آئی مجھی ہر بار خدا کی قدرت

پہر کی گھون میں جب جانان کی صورت
 سب اکھنوں میں ہو سستان کی صورت
 پریشان ہو گیا دل دیکھنے سے
 چمن میں گل نہ خندان غم سی پہر ہوں
 مسلمان اپنا کیوں سمجھیں نہ ایمان
 مقابل عارض پر نور سی ہو
 پڑی شاید نگاہ اوس گلبدن پر
 کسی کروٹ کسی سپلو نہیں چہن

گرمی ہی اکٹھ مختصر جسے اوس ہی
 ہوں میں آئینہ حیران کی صورت

سما ہی ہی اکھنوں میں جانان کی صورت
 گرمی کی نظر سی گلستان کی صورت
 سمندر کی رہم کو کا نور سمجھا
 غم شعور و سی ہی اپنی نظر میں

پسند آئی کب ماہ کنگان کی صورت
 جو بلبل تو دیکھی گی جانان کی صورت
 ہو ہی ہی یہ اب زخم سوزان کی صورت
 شرار حیر برق خندان کی صورت

۱۴۱
 دیکھ تو ان جہان کو ی کشن و نہی
 ایکل ہی یہ میرا اور خریدار بہت
 دام گیسوین گرفت را کیلا میں بین
 علقہ تھمیں اوس کی بین گرفت بہت
 اس کی عشق بتان ہی ہی بہر امیر اول
 بانی ظلم میں سب سب میں دل زار بہت
 روز اول ہے تو گمراہی کی شہت بہت
 گامی ہی الہی ہے سب ان کی شہت بہت
 لکھی نہا لکھی رونا دل شہت بہت
 ظاہر عشق کی ہم پانی میں اندر بہت
 مرنے کیوں نہ سب در زار ہی یا غدار
 بار صبا سی یہ غلخص ای لکھن بہت
 ای شکیب ماہ دہر منور غم رات
 غم میں تیری راہ سب اختر غم رات
 غم میں تیری راہ سب اختر غم رات
 غم میں تیری راہ سب اختر غم رات

فخر الحق ای پرتوین چو شمع در صحن کسوت
چو ساقی در کف سیرای سستی از قنار حبت
جبار قدس علی بن محمد باقری و قدس سره
پهلو بلا بی غی انگشتر گلزار حبت
شکوه دلی که ای پرتوین و قدس سره
از نور ز انزل تا به بند کمر میچسب
میوهی سبزه

اینست بنای یکی بهیسی در جوار
 استعدادهای بهیسی در جوار
 اینست شهر و وقتین بنوای یکی بهیسی
 حیات قدوم بنوای یکی بهیسی
 اینست بنوای یکی بهیسی در جوار
 استعدادهای بهیسی در جوار
 اینست شهر و وقتین بنوای یکی بهیسی
 حیات قدوم بنوای یکی بهیسی

۳۴
 ۱. در این کتاب که در میان مردم
 ۲. بسیار مشهور است و در این
 ۳. کتاب که در میان مردم
 ۴. بسیار مشهور است و در این
 ۵. کتاب که در میان مردم
 ۶. بسیار مشهور است و در این
 ۷. کتاب که در میان مردم
 ۸. بسیار مشهور است و در این
 ۹. کتاب که در میان مردم
 ۱۰. بسیار مشهور است و در این

ان کی باعث ہی کہ جس کی

<p>ای حجابانه ای لازم وصل کی حسب ملاط ای مخلص کی بجان تم شو باغی</p>	
<p>عشق خوابان ہی میری جان ضرر کا باعث سنگ کیا جانتا ہی اپنی شر کا باعث جھکوں معلوم ہوا روزن در کا باعث ہم نشین ہی یہ میری دیدہ ترکا باعث آج معلوم ہوا آہ سحر کا باعث بی یونی شک کسی بد بین کی نظر کا باعث بی خیال رخ بت اپنی گذر کا باعث</p>	<p>ہم نشین کیا میں کون جسی خطر کا باعث تیرہ دل کو ہمیں انوار حسی کی شناخت تاکہ نظارہ سی محروم عشاق رہیں جا بجا چشمہ بین لہر زہری کسیت میں سب دل کو شاید ہی کسی کی لب خندا کا خیال دشمنوں کو ہی ہتھاری جو ملال خاطر کس طرح کشتی ہی اوقات کہوں کیا ہم</p>
<p>خانی گشتی ہی جو مخلص کی زیادہ توقیر شاعری کا ہی سبب اور نہر کا باعث</p>	

جو بازمین سین سیر لاله زار عبث
 سباز خط کی سنین رخ پر ای نگار عبث
 محبی تو آپ سی برگزینین کدورت کہ
 بنگ گردش دوران ہی راندن چکر
 گزافہ کہہ سی جیسی مین اوکی ایک آنسو
 ہوا نہ وہ کہ جی گج تک وہ سنگین دل
 بغیر ایک سی ذوق می کا ہی ساقی
 شایگانہ کہی اس طرف قیامت تک

یار تو دل بین چهل پناه عشق گداز عشق
 زدی رخ بونی اسرار عشق زار عشق
 فزون تر رخ کنی قاتی نگ دواز عشق
 چو بی باقی می آید آید سوختن عشق

کین برود غرت لیل کلا یار پر دلی
 علم جوت بین او اندو در زانج
 دیکه دس بر کلا لافتن کی غبار کلان
 منگ کیم تو کی رنگ دهنی من
 ده منم دیا و کیم هم سوی بیکه
 ای ناری ای پیر عارفان زمین
 چو پلا تو غریب کی غلین ای غریب
 چو پلا تو غریب کی غلین ای غریب
 ایضا شریف لایا بر سینه و شکر گل

مخلص در سجد شکر خدا کرد
سر پنهانی سایه گشتن هین بی آج

آج ده جلایا که دل کباب بی آج ذره تک رشک آفتاب بی آج مهر عارض سی لاجواب بی آج بیهوشنا تو عجب شهاب بی آج طاق پر عقل کی کتاب بی آج کیا زمانی کا انقلاب بی آج اروپ پر عالم شباب بی آج دلوین آیا آفتاب بی آج چها گیا بهر حساب بی آج اینی قاتل کی هرکاب بی آج	رخ روشن پر کس آفتاب بی آج دهنی رهی غیرون بین شرب بی آج پر کس عکس روی روشن کا رو برواوسکی ہوگا آئینہ قتل کر میرے خون میں کپڑی رنگ دفتر عشق کی مین کرتا ہوں سیر آنکھ تیری پہری سہمے جو ہم سی ہو گئی ونگ طفل و پیر و جوان بچہ ستارہ چہ دفن پہ چین سایہ زلف رخ پر او سکے نہیں مزوہ ایدل کہ مشت خاک سیر
---	--

حال دنیا جاب بی مخلص
کل جو دریا تہا وہ ہر آب بی آج

خود بخود جو ہو گیا روشن میرا کاشا آج کیوں ہوا سو قور و زیادہ پیانا آج غیر کی ہرکانی سی کیوں ہو گیا لیگانہ آج توڑ گیا سر عاشقوں کا وہ بت مستی آج	ایک شادید بیان وہ شمع و جانان آج ابر ہی گلشن ہی وصف فی کل فانی آج غیر قوی کسی باتین کر رہا ہی امی آج آتا ہی میخانہ کی جانب عزیز و پوی آج
--	---

زبانی کی ہی ساری دستان بیچ
 بحر نقصان نہیں پہلے شکل بیچ
 بساط دہری کی دیکھی وکان بیچ
 برای نام ہی شہرہ کر بیچ
 چو ہیرا تھہ دیکھ بیچ

عزت بین کوئی کام
 کہ کوئی بابت نہان بیچ
 چو کیم کوئی نہان بیچ
 خیرین بیچ بیچ بیچ
 صلا تہا بیچ بیچ بیچ
 نہیں ہو کی ستانی بیچ
 خاندل ہی بیچ بیچ بیچ

غافل ہاری بیان بیچ
 جگر زلف ہی اسی بیچ بیچ
 جاب آساف کا بیچ بیچ
 جاب آساف کا بیچ بیچ
 جاب آساف کا بیچ بیچ
 جاب آساف کا بیچ بیچ
 جاب آساف کا بیچ بیچ

[illegible]

چمن تن چار و لطف لیلی کنی ای صلیب
 رسید یوسف گل ساقا بیار قدح
 نغمه زین ای بی ساقی کجای خواجه
 قمر شبی کنی جیبی بی این ترا
 پی بی محضه کیم شسته از در و بوی
 کر نی پستی بی بی گلزار شمع

[illegible]

[illegible]

یوسف پیش قدمی در جهان کای
 بهشتی چوین منم دل کز
 یہ حال چادر دل کا نقش میں عیاں
 کہیں کوئی ہی لاغری نہ تھوکان عیاں
 این نصیبین ہرگز ہمارے نہیں
 کہ دشمن ہی ہنر ہی کو با عیاں عیاں
 جنت کائنات کی گلشنی فصل کین کو
 کہی ہمارے کویری ہی ای تران عیاں
 ۴۴
 غنای ہی چلی کمالی شرف میں ہم
 جاری حال چوین کرب و غم عیاں
 بہتازہ زبان بد و بد عیاں
 چوین میں ہی اورالی چاکہ بان عیاں
 سچ چوین کوریا اپنا عیاں
 چوین اندون اپنا عداوی جان عیاں
 میں بہتازہ میں خندان عیاں
 گستاخانہ کمالی عیاں
 دیوانہ کوریا عیاں

چاہی شمع کی بجلی بجے لایا کاغذ
 ناسا دوسرے میں بسے لایا کاغذ
 میں موجود ہوں غور و فکر کا کاغذ
 جی توڑیہ شاہ جیدین کا کاغذ
 درخت کھڑے پہاڑی کا کاغذ
 لڑتے ہیں لڑتے ہیں وہ لب لایا کاغذ

قد ذات میری دین کے ہے
 کھٹ میں تیار کی شمع لایا کاغذ
 جسطح میں شمع لایا کاغذ
 چکی تری شمع لایا کاغذ
 کالی تری شمع لایا کاغذ
 اسو طری میں شمع لایا کاغذ

ارادہ قتل کا ہے سکے قائل اوڑوں کس بال و پر سے ہمصیرو کسی بہت پر کبے عاشق نو نا تمام آفاق کی بن خشک سوتے اوٹا میں بیٹھا فتنہ اب یہاں کا ہزاروں بندہ کئی دل اک گرہ میں ہی زور و شور پر کیفیت عشق	ہوا ہی آج تو کس پر کر بند کئی دست شمع نے میری پر بند نصیحت مان میری ای جگر بند کئی دن سے جو یہ ختم تر بند ہوا کوچ کا تیری شور و شر بند بلا کا ہی قبا کا تیری ہر بند نہیں کہلتی ہی آگنہ آہوں پر بند
عدو بیفائدہ مخلص کی ہی خلق ہوا کب خاک سی نور شمع بند	

سہم

بہ بیت میں یاسین ایسا ذائقہ
 یادہ تر العاب دین ناز میں لایا کاغذ
 ہنگام وصل یاری کی شمع لایا کاغذ
 ہی میں بات اوکی بازار آگن لایا کاغذ
 عشق کوئی تادم دل میں لایا کاغذ
 قلعہ شمع ہی شمع لایا کاغذ

بھوکو ہم نہیں درکار مطلقا کاغذ ہی ارادہ کہ لکھوں یار کو میں نامہ شوق اشکباری کی سبب نہیں خط لکھ سکتا چینی رنگ رخ یار کی دیکھو تاثیر عارض صاف کی تعریف رقم ہی او میں مسج گشت نور سی کیا ای موسیٰ دیکھی روز جزا کیا مجھی ملتے ہی سنا مسی آلودہ لبوں کی جو صفت لکھتا ہوں آنکھوں پر اپنی رکھوں یا کروں تنوید کا نامہ بزرگ ہوا نامہ کی بیانی سے	چاہی نامہ عشاق کو ساوا کاغذ نامہ بڑھونڈہ کی لاوی مجھی عدا کاغذ ہیک جانا دم تحریر ہے سارا کاغذ ہو گیا پر تو عارض سے سنہ کا کاغذ لوح سین سی زیادہ ہی مصفا کاغذ نور میں ہو گیا رشک دید بیضا کاغذ عمل بد سی ہے سارا مرا کالا کاغذ نامہ شوق کا ہو جا ہم ہی اووا کاغذ بعد مدت کی صدمہ پاس سی کیا کاغذ لی اور شوق اوکے آپ سی ہو چکا کاغذ
---	--

ای جب یاد کا کلام لایا کاغذ
 زمین میں جان سے خالی لایا کاغذ
 کلکوں میں کب ہی یہ لذت لایا کاغذ
 شکر و شوق و دہری سے لایا کاغذ
 شکر و شوق و دہری سے لایا کاغذ
 شکر و شوق و دہری سے لایا کاغذ
 شکر و شوق و دہری سے لایا کاغذ

و چون که گفتند که ای کاش
 قاضی قاضی می شدی که این
 خیر را به قاضی می داد
 بهی بی ای که این
 کبیر ای که این
 شمع ای که این
 در کف ای که این
 کوه ای که این

پس منی ای که کفایتی از این سر پر
کیمی ای جانهای تو من که پویش و شوق
تو ای که در دو جهان سر پر تو در خفا
دکتری احسان کی که اینین انسان هر پر
کو که کنونی عاشق این کیم

۱۲۱
از تاد و ناز اگر نیست بلبل سر
چو بختی بین سحر نیست بی تشنگ
چو گری موج فضا کا پی شایه طوفان
خوار و سنی نین نامک ای سیرین
چو آب لب لبای سحره نایان
چو کعبه کعبه کعبه کعبه
چو کعبه کعبه کعبه کعبه

باندہ بانو پہ پر پرونی جو زور کا قعود
ابر میں برق ہی یا آب بقا ظلمت میں
چشم بد و درخو و سحر کا پتلا ہے چشم
جان پر کپسل لاسینہ سپر کر اپنا
بیچکی دور اہی ہو گی تیری اسلیل
یہی مصرع تھا غرض روز بان یقوب
ناک میں اکبادم اہل جہان کی شر سے
چادر ابر میں غیرت سی چہا لیں نو بہ کو
نور کا پتلا ہی وہ اوسکی گلی میں سرم
مادر کیتی کی ہو پشت و تاسید ہی اہی

لوہا کی جہازیں جو پہلے کی گئیں
پیشہ جانی ہیں سب کو شکیبازی پر
لوہے کی جہازیں ہیں سب کو شکیبازی پر
لوہے کی جہازیں ہیں سب کو شکیبازی پر

شورائے اہل بیت علیہم السلام پر
شیعہ کی مثل ہنر یہاں دیدہ گریان ہر

کون جانی جو کسکی پانی پلکی
پیشہ جانی جو کسکی پانی پلکی
کون جانی جو کسکی پانی پلکی
پیشہ جانی جو کسکی پانی پلکی
کون جانی جو کسکی پانی پلکی
پیشہ جانی جو کسکی پانی پلکی
کون جانی جو کسکی پانی پلکی
پیشہ جانی جو کسکی پانی پلکی

[illegible]

منہ دیکھ کر تباہی ہو کر رہا ہے
 جہاں تک دنیا کی بات ہے وہاں تک
 دنیا کی بات ہے وہاں تک
 دنیا کی بات ہے وہاں تک

فرقت میں سب اپنے سوار ہو کر گئے اور تہی ہاتھ رہ گئے تھے بادِ خزان ہجر سے برباد ہو گیا انگوٹھیں اس لیے دم آخر اٹک گیا گنتی گنتی جس کی ایام مر گیا دم بھر کی بھی ہی صحبت احباب متفقہ غفلت میں سو دن تم جاگتی رہو پوچھا کہ یہ نہ یہ نخل مراد آہ ہرگز قیام زیت پر کرنا نہ اعتبار کیا بولی تہنکی ہر تہی ہو کر جو ہو سکی دیکھا جو انکھ بھول کی پان پنی ایک دم	اپنی تو بس خندان ہی میں گزری بہار اکدن میں ہی تمام قیام و قار اوس گلبدن نے مر لالہ زار ہی چشمہ شہت وصل پر اپنا مدار ٹوٹی اگر تو خوب ہوتا رہتا رہا ایدل تمام ہوتا ہی اکدم میں کار ہر صبح یہ بکارتا ہی جو مدار آخر قلم کرسی کی قصدا شاخار جاری کہنشیہ رہتا ہی یہ جو مدار دو چاروں ہی کی ہنیں اختار خالی ہنیں ہی دست اجل سی کنار
---	---

مخلص بدون کی سانبہ ہی مٹی سی پیش آ
 دنیا میں جس رہی گا یہی یادگار عمر

ایک عالم ہی ہوا تیری او او ناز پر بلبیل باغ ارم سی تو سی خوش الحان اک قیامت ہو گی ہر جا جگہ او گناہ جی او سی مری کہا جب قلم جانچو سی مرغ جاکو روز و شب رہتا ہی یہ ہر و خیال کب کی ہو چکی ہوئی گلشن میں نفس سی لکھی ہم	جان و تباہی زمانہ عشتوہ و انداز پر کیون موسیقار شیدا ہو تیری آواز پر آپ کا نام خدا یہ حال ہی آغاز پر جان سی تو زبان مسیحائی تری عجز پر کوئی دیکھ کر کیف اور حسی اب کردار پر ہر صغیر و کبریٰ گر کہ طاقت پر واز پر
--	---

لاٹ ماری شہابی دنیا کی حاکم
 ایدل کو بھی شکوہ جانان نہ کیا
 سبودہ باغ اپنا پریشان نہ کیا
 سدا و عفت باد گلستان نہ کیا
 قناد و فغان بیل نالان نہ کیا
 اس مری دنیا پر شے سب کا نہ کیا
 پریشک پر سب بیان نہ کیا
 ہر وقت دلچسپ گریبان نہ کیا
 دھوکوں کی طعن کوئی بل بانی نہ کیا
 دل پناہ و بختا ہی پریشانی نہ کیا
 زلفوں کو تو ہر وقت پریشان نہ کیا
 دیکھا کی جھلک رخ کی صغیر نہ کیا
 آئینہ کی عورت جی کو نہ کیا
 دم کو کھانا چاہا نہ کیا
 عیان ہو اوی نہ کیا
 کیون داری دوست نہ کیا
 جی تو غل غل غل نہ کیا
 جی تو غل غل غل نہ کیا
 جی تو غل غل غل نہ کیا

کام

دینی خاں کا
 طعن
 پھر
 سر
 کہ
 بد
 راج
 بجز
 بجز
 دست

عشق با زمین جلالی چو بر جانی
 عشق با زمین جلالی چو بر جانی
 عشق با زمین جلالی چو بر جانی
 عشق با زمین جلالی چو بر جانی

کر کی چو زخمی چو زخمی گو صیا و
 مردم آزار کار کا انجاسم بر اینوهای
 منزل عشق حقیقی کی بی جسد تک بود
 کالی کی زهر کی بود سستی بی تدبیر علاج
 کیا و عاسی هو تیری نخل کیسکا سهر

آشیاں طایر جان کا بی ه فتر اک بنور
 بی ترقب غدا اسابو نکی ضحاک بنور
 اوسکا کیون نوسن ل پروید چالاک بنور
 زلف کی سم کا بی پیر ایندن تریاک بنور
 شبنم حب خشک پڑی بی تیری کینور

شوق باقی بی شجی ای دل صد چاک بنور
 صفت هم جدا نکتی تو ده خاشاک بنور
 جو که مغرور بینگا ده سنسا جا ریگا
 دینور دیتی پیرتی بین سب و زاریگی
 گو غم جیسی اب ہو گیا میں ست قدم
 ایک عالم کو کیا قتل جد بر پیری نگاه
 زخم دل کا بند بی انگور پیدا کس دسب

چو زتا تو نہیں اوس ترک کا فتر اک بنور
 نہ ملی عشق کی کو چہ سی بخر خاک بنور
 بعد مرنی کی بی بدنام بی ضحاک بنور
 نہیں ملنا بی سم عشق کا تریاک بنور
 نوسن ل بی بد عشق میں چالاک بنور
 یا آٹھانا نہیں خونریزی سی ضحاک بنور
 چشم مشتاق کو اوس شوخی بی تاک بنور

سکون جو در و جانی بی کین
 دل مخلص الفتن بی تریاک بنور

خرب فرقت سی ہی کس ک کی دل چو بنور
 ساتھ چو زتا تصور نی تیری قبر میں بنور
 سنتی ہی حال سافت غم جی جان کا بی

بند ہوتا نہیں انگور کا جواسور بنور
 ہر طرف جو نظر آتی ہی سبجے حور بنور
 بولا بچہ عشق کی متل ہی ہیست و بنور

۴۹

المتاح من بلال جسی منضم
 کسی کی باندہ باندہ ہون نامہ پیش
 ہم میں محمود بزم یکین پاس
 گاہ کی احوال اپنی عزت کا
 نین خط کا پستہ رہا پاس

اہل سیر کو کہتی ہیں سب قدروان عجز

ختم تجرِب پر بچار ہے نرگس
 اوکلی انگٹوں میں خار ہے نرگس
 چشم جو چننا رہے نرگس
 کیوں ستی چشم زار ہے نرگس
 کس کا یہ انتظا رہے نرگس
 کس لئے سبقت رہے نرگس
 رات دن سبقت رہے نرگس
 باغ میں دل نگار ہے نرگس
 خفتہ لبیل و خفا رہی نرگس
 خواب انگٹوں میں خار ہی نرگس

تو جو منظور یار ہے نرگس
چشمِ گلرو کی جتنی عاشق ہیں
باوہ عشق پے کہیں شاید
پڑ گئی آنکھ کس پرے رو کی
رات دن تیری چشمِ واد کیے
کون پہو سے اوٹ گیا گلرو
چشمِ ہمارے کے مریضوں کی
ناوکِ چشم کی ہین گلِ عبوح
چشمِ جانان کی ڈر سے گلشنِ مین
باوہ و مین رات دن ہمہ کو

بوی کیسوی پیر محصل کو
ریشک مشک ستاری زر گس

لی چلے جھک میری اور برپاس
بیٹھیں اعن اسب برا برپاس
دیکھتی اس طرف کو ہی گھر پاس
رکھہ نہیں مرآت کدرا پاس
غیر بیٹھیں نعل میں سہم درپاس

کوئی ایسا نہیں ہے جس پر اس
 ہم گہری دوسے سلام کریں
 آئیں جب مزاج میں آوے
 میل آجائے مری دلپہ
 دیکھا انصاف آجکا صاحب

دل کے چہرے پر ہنسے پیا و غیث تیرا دیوار کی پیر
 آج مقرر رہا تیری دیوار کی پیر
 کونجی پہلچا کھار وید اوار لا سیر
 بیہوش نہ ہون اور نہ غم کی پیر
 دھن کرنا کجی غم کی پیر
 غم نہ ہون اور نہ غم کی پیر
 باغین میں پہلچا کھار وید اوار لا سیر
 کونجی پہلچا کھار وید اوار لا سیر
 دھن کرنا کجی غم کی پیر
 غم نہ ہون اور نہ غم کی پیر
 باغین میں پہلچا کھار وید اوار لا سیر

قور عاشق سی یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض
 چو لاله زار بن او دایه یمن پیکر کانه غرض

بی کیا سبب بر ما گر گشتا دیا اخلاص یکس تصویر یکم آپ نی کیا اخلاص کمالا آپ نی استو بی صیحه شیا اخلاص وبال جیکا هوا گلخدار کا اخلاص فقط یہ چو تاتا ایدو قدر اخلاص بلا میں کرتا ہی اک روز مبتلا اخلاص برای نام یہ دنیا میں رہ گیا اخلاص ہاری کام نہ آیا کہی ترا اخلاص ہاری سائے کرا تا آشنا اخلاص	جو سبب آپ سے بر ما تھا اخلاص رقیب جتنی شے وہ ہمیں تھی تھا اخلاص کسی کو کتنا کہی روٹنا کہی نہ ہنسنا بیان تو جان پہنی دان ہنسولی سوچی پین کہی ملا نہ ہمیں دل لگانی کا شرا غضب ہی قہری ملنا ہون سی دنیا میں جہان میں عطف محبت سی کون آگہ سی سوای رخ والہ تجھی کیا ہوا حاصل ننگو کا تجھی پہ آکر کوسکا کچھ انجام
--	---

کسی کی دوست یہ کافر ہوئی محض
 پریز خون ہی غیب ہنی کیون کیا اخلاص

ہر طرف کرتی ہیں جو بسمل رقص کر رہا ہی جو خود بخود دل رقص گوگری او سکی تو مقابل رقص قیس جب کرتا گر جو بسمل رقص جھیلہ کرتی ہی عناد دل رقص خود بخود کرتی ہی سلسل رقص کرتی ہی ساری اہل محفل رقص کچھ نہیں جانتی یہ حاصل رقص	غور سے دیکھت ہی قاتل رقص کیا الیہ ہر گنا وہ زہرہ جبین تیرا شہرہ ہوا سے دل بسمل ناقہ پر خوش تھی دیکھ کر لبلا باغ میں کیا کوئی نہیں مباد ہون وہ دیوانہ دیکھ کر مجھ کو توروہ جادو ادا ہی دیکھ سچے بزم شہر اس سی پہلی ہی محفل
---	--

دل ہی عاشق ہی غدارل تو تار تار
 کب سی لاشی ہو گشتا نکاح
 جگر گریان کو تیری دیکھتا نکاح
 راتوں رات کو تیری دیکھتا نکاح
 دل ہی عاشق ہی غدارل تو تار تار
 کب سی لاشی ہو گشتا نکاح
 جگر گریان کو تیری دیکھتا نکاح
 راتوں رات کو تیری دیکھتا نکاح

ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی
 ہنس کی بولی بولی بولی بولی

ی بربانی ای متن حسب چون شد
 تنی کی پیکری نمانا اولی
 تمام می تا صبح کی که از راه چون
 پنج خوشی که سلفه و درون شد
 خوشی چشمی که می خورید دل را
 من بر آن ناکه بان نه و درون
 من لب لبان درون می خورید
 دل

۵۹

قول ہی یلوں کو پرواہ غفلت کا سر
عشق کٹاہی چیا میسی میں چپکنا نیز
گرچہ کجی عیب سی وقف ہوں اس میں جو
اوس سرورشن کی یاد چیرہ گل فامین

تغی از یاری خاص کار سیر قلم
نکته عشق سالان سحر سیر قلم

سو جگر سی جلتا ہوں ہر شب بگ شمع
میری جلائی کی ٹپی بیگانی اپنی حیف
تن میرا چراشک میں مثل جاب ہے
خانوسر مل میں کساہی عیش و شغل
اکباہ کی بڑک اوٹھی وہ آتش فراق
سنستی تھی ہم زبان سی تیری حلی کٹے
آتش سی غم کی بیج کہو ای یار گرم جو
جلتا ہے فراق میں چون دم بخود کھڑا

عین	مخلص ہی میری نرسمست جهان میں عکس رخ صنم سی نرسمست بزرگ شمع	ریلف
-----	---	------

روزن مرقد بی اوس و نو کا پتلا چراغ	زینت عاشق بی بی فایده کنا چراغ
فیض مست بستی شک ید فیض چراغ	کتاب نور اهل نور سی ہی دهرین
است بی بی پر ہی کوتا چشم نایا چراغ	ور باطن کو ضیای ظاہر سی کیا خصوص

ایک نوربان کا دبی دوسرا دل کا زینہ
کھنکھایا دین اللہ کی بی بی داروغہ
ختمہ دل جسطرح وہ غمی باندھ لیا
اقاب خورشید ماہ پر کیہ
سوز دل بہر کیہ
اس دل کو فیرنی غمی دانی کا کون
یہی تم کہہ رہو اگر تیری امری کا کون
میتھ غاشق سو یاد رکھو کہ یہی غمی داروغہ

۴۰
 کون محب کا دل میں پوچھ کر رہا ہوں
 کہم لوٹ دنیوی سے ہیں میں جہاں
 دیر یادوں کی صحبت علی کا نقش
 شاید کہ اس مہربانی کا خون
 ایک تکیہ یوں میں ہے جی ام شرب
 بانی توہیدی کی صفت
 لعل الہی

کے پیار سے دودھ دے
 کیونکہ یہی دودھ ہے جس سے
 دنیا جی جی پیدا ہوئی ہے
 جس سے ہر جاندار کی زندگی
 قائم ہے

جس نے ہنس لکھی اوس کی اوصاف
 سن پائی اگر اوس بت بھاری اوصاف
 اوس گل کی پن یہ عاشق لاجار کی اوصاف
 مشہور ہیں یہ زلف سید کا رکی اوصاف
 عالم میں ہیں وہ شوق طر حدار کی اوصاف
 عشاق کی اس آہ شرابار کی اوصاف
 بلبل سی سناچا ہنس گلار کی اوصاف
 کافی ہیں بھروسہ طرہ دستار کی اوصاف
 کسی ہون بیان بار طرہ دار کی اوصاف

اوس کی دل عشاق سی گلار کی اوصاف
 بھولی فلک پر کو سب شعبہ بازی
 رخ زہر ہوا جسم ہوا سو کہہ کی کا نشا
 قلاب قضا دام بلا سلسلہ عشق
 سر شرم سی نیچا ہی حسنان جہان کا
 جز برق طیان اور نہیں جانتا کوئے
 صیا و سیری دل سی لعل اوس گل کی کیفیت
 نور شید و قمر عکس سے اوس کی ہونی روشن
 دیکھا جی وہ شیفہ سی اوس کا جہان

خاطمی ہی ہون عاصی ہی ہون شہنشاہ
 سب مجاہدین امی مخلص ہیں گنگار کی اوصاف

اس میں کیا جانتی ہی سب غصہ
 جس میں ہر دم بیکری کو ہی جہان کی طرف
 با تو جوانی کی نئی یا ملا دی خاک میں
 اوس لب گلزار کا شوق ک کھلوان

نظر اگر کسی سیم بر کے طرف
 کیا وعدہ آنی کا کیا بار سنے
 عجب کیا جو دشمن ہنس ہون حائی
 مجھ اقتادہ کو اب ہر اسے خدا
 لڑی آنکھ ہی جب سی اوس کی سنا
 گیا بھول ساری خدا فی کا لطف
 تیری د خون پر پڑ گئی آنکھ جس کے
 ہوا کچھ نہ ثابت موجود وعدہ م

میں کیوں دیکھوں جس کی طرف
 میں نکلتا ہوں جو رہ گذر کی طرف
 جو دیکھی میری چشم تر کی طرف
 کوئی لی چلے اوس کی گھر کی طرف
 بند ہی نکلی اوس کی در کی طرف
 پڑی جب نظر اوس فر کی طرف
 نہ دیکھی گا سنگ گھر کی طرف
 جو دورایا ہاتھ اوس گھر کی طرف

ہم کو جانیں ہرگز ان کی طرف
 ہم کو جانیں ہرگز ان کی طرف
 ہم کو جانیں ہرگز ان کی طرف
 ہم کو جانیں ہرگز ان کی طرف

کسان کما توفیق میرسد
 جسته صریح کما توفیق میرسد
 ستا تا جان تو غمگین بار بار درون
 بنده کی نام می دلف نهین زان
 عبت در دلتای هر دقت دار در دلف
 بیاض در برین روز زان می تو شک
 بر خزان می ای دی میسر بار درون
 نری غنیل جوین راتون پشیمان
 هوای جانر صبر برانار تا درون

۶۲
 قدو پر ایجا تبراجب بی بی چنک
 سبجی شیم شرف روز چکلیک
 ده کھر تراب بو بلبل گل گیا نو خاک
 جبر کو سب کیا اک دم شبر گزار فریق
 آتے وصل پر باب وصال چو جلیبے
 دل فریب کے و نہایت ہی ناگوار فریق
 عیسیٰ وصل کی امید ہی تھی
 برون بین جی تھی اگر برون فریق
 نہون پراپی میں جان آہ صحت
 کوئی جھانٹ

دل فریب
 غازی اوس کی اسید کی
 لبون پلائی جی سائی اگر زار و فرار
 کوئی جان نین مو پلائی زار و فرار
 مصیبت غم کی زار و فرار
 چہا نین پر من کوئی زار و فرار
 نصیب دشمن کوئی زار و فرار
 غم جہا نین جان کی زار و فرار
 اسے بچ دی کوئی زار و فرار

پنجان نصیب تو اوست شکر
 و آن که درون دنیا با تو گزیند
 پس چون بی تو هر چه گزیند
 دل از این عالم نماند
 و آن که بی تو هر چه گزیند
 دل از این عالم نماند
 و آن که بی تو هر چه گزیند
 دل از این عالم نماند

رہی وصال صنم تا دم آخر نصیب
 ندیکما تا بہ لب گور روی وصل صنم
 جگر کو گماتا ہی خوشاب دل کو پتیای
 نہ منہ وصال کا دیکھگا ہر قیامت تک
 عزیز و دار فانیں خدا کی رحمت سی

منیں جو وصل صنم کو وصال ہو مخلص
 کہ اب ہی منیں جاتی ہیں بخیای فراق

<p>دیکھ میری دعا ی سحر کا اثر فلک تیر بلای دیر کا روم بد ف رہی پیری میں فوجانی کا دم مارتا ہی کیوں شل شفق فراق صنم کی عذاب سی کیونکہ خدا نہ سوی زمین سے نکون کو یان تاج میں ہیں اوس شہ خوبان کی چاچا نخل مراد انا نہ ستم ہوا کہے یہ حکم دون کہ کوئی نہ عاشق کسی یہ ہو گشت جہان کیوں تر و تازہ رہی ہم بہتری فرصت ان جوین پر کردنیں صبر آجای ناتہ اپنی کہی کو ہر مراد مخلص شب وصال میں خلوت ضروری</p>	<p>آخر ہوا اید ہر کو صنم کا گزر فلک خلقت ہوا ہی اس کی شکل سیر فلک سید ہی کسی کی دیکھی نہ تیری کمر فلک شق جا بجا میں رکتا ہوں اپنا جگر فلک کہیںچاہی تو ہی عرش برین تک جو فلک بخشا خدا فی تجھ کو فقط اک قمر فلک سہو لا ہلا زمانہ میں ہر اک شجر فلک نجستی جہان کی شاہی مجھی تو اک فلک گر یان ہی مثل ابر سیری چشم تر فلک کیوں مثل آفتاب ہوں در بدر فلک بنوایا اس لٹی لب دریای کہر فلک مشہور خاص و عام میں ہی بد نظر فلک</p>
--	--

بہ یاد تو رہی کہ سب کچھ
 کیا صاف ہوا قصہ دھوا در عدم کا
 جو دنیا جو کل رات کو ماننے کی کرتا
 جس صیوہ قاتل کا لگانا دکھ دھان
 بس یاد ہو توڑی کی پیکان سی پر تک
 کس چیز کی شمشیر دون دانتوں کو
 نسبت نہیں ہر کس کی ہر کس کی
 وہ کام کی ہی جو تو کام اتی تھک
 صدق کی تم پر ہی صغیر جان دھرتی
 اوس پڑ فراق کی غمت دہری ہر تک
 فلفھ کا ہا سب سے دل پاک بکرت
 اسد روم میں روایتش نصیب دین بکرت
 دیبا میری ایشی کو لگا اشد انا تھام تک
 نازل ہن ایسی ہی گل اندام ہمارا
 جگای بدن پاہولی جو اسکول گل بکرت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طاعت از وی خستیم چون چرخ شمس
 از بخت و حال و حال و حال و حال
 چون نشان شمس بر لب تابان
 و این کوهی از زیندلی و سبب
 و این کوهی از زیندلی و سبب
 و این کوهی از زیندلی و سبب

بات بر اینی حب اجانی بین
 عشق بازی می بین
 و این کوهی از زیندلی و سبب
 و این کوهی از زیندلی و سبب
 و این کوهی از زیندلی و سبب

این ماه و ده رخ بر بی تری لور کا عالم ظاهر بین مس طبعون کی بین شید آرام بین بی کسی کردت کسی بینلو تهنیتان بین اکدم بی ذرا آنکه بی آنسو کیونکر نه فد آنجه پز ما نه بیوری و کیون چو پڑی بین خسار و نیکه بیستی تاب رخ روشن بی بیری ماه لقا کی سوزان بی ده زخم دل افکار سهار فالوس بین بیوستی فزون شمع کا جلوه	شرمند چسی دیکه کی ہو طور کا عالم باطن من بی ہر ایک کار بنور کا عالم یہ ہو گیا بی اب دل رنجور کا عالم آنکھوں کا میری ہو گیا ناسور کا عالم بی نام خدا جن پر ایک عور کا عالم تیرہ بی جهان بی شب و چور کا عالم بلکل نرا شمع پہ کچھ نور کا عالم نور شید کی پہا بی کا ہی کافور کا عالم پردی بین بی دوانج مستور کا عالم
--	--

49

بس اسی غنی کی کون ہم سی تھا
 بی بین قابل سکونت کی پہ شہر
 یان سی مخلص جگ جانی بین ہم
 بجز آل مصطفیٰ بین ہم
 منظر ذات کبریا حسین ہم
 جان دول سی تری فد بین ہم
 بیو فایاد با و ناسین ہم
 واجب الرحمت و عطایا بین ہم
 ای بوندہ خدا بین ہم
 بخت و درویش اقباب ہی ایک ہم
 مشائری بی رہا بین ہم
 مسلمان بین نہ کافر حسین ہم
 دو نو ذہب سی پس جہا بین ہم
 کون نہ بیل جابین دیکھیں ہم
 کلن دیم بین جابین ہم

پیار جواوس جسم سیه کاین مخلص بہا تابی بھی نرس منور کا عالم	
سا قیاب سی اوس بت کلام سی کام پختگی پاتا ہی کب یار ہر اک خام سی کام نہ تو آغا سی مطلب ہی نہ انجام سی کام انی توراہ لی کیا تجھ کو میری کام سی کام طایر جان کو ہمیشہ سی رہا و ام سی کام جگر کی ہر بات میں ہر بار ہی و شام سی کام رات دن جسکو رہی وصل ملا ام سی کام تامل بر کس کو ہی اسنامہ و پنچام سی کام	سا غمی سی ہی مطلب را جام سی کام بو الہوس سی بین انجام محبت ممکن عالم محوی اوس بت کی محبت میں مجھے ہنر کون کہتا ہی ہر بار میرا ای ہنچ قید تہا چاہ دقن میں کبی کیسویں لہیر ای بی کسی لپی مجھ ہی ہی تو اتنا بین کب خبر اوسکو رہی اور دلی رنج و غم سی بہت لائی رخ جانان دل خود رفتہ ہی

و این کوهی از زیندلی و سبب
 و این کوهی از زیندلی و سبب
 و این کوهی از زیندلی و سبب

ہندوئی خال خالی گدگد ہونے لگا
 دس سال اوقاب بلبل میں دباؤن میں
 بزم فلک پر آگے کی سیر میں
 چشم پر ہنسی سر پر جلاؤن میں
 دیکھو کس قریب تو ہوں میں
 شکر کی دوڑتی ہوئی جہاں کی
 بھولان سی تنگ کی لڑاوے کی فلک
 اس خیزن حیات پہ کی اگر اوڑن میں

یوں دل ہی محو عید و بازی و تماک کب
 عید کا نام کی کر بھی نہیں علم ہر
 صبح اپنا آپ کو پسینہ کتا چون
 یوں دل ہی محو عید و بازی و تماک کب
 عید کا نام کی کر بھی نہیں علم ہر
 صبح اپنا آپ کو پسینہ کتا چون

تنہا نکال دینا اور بار بار کہ
دل کو سنبھالنے میں جو کچھ کرنا پڑتا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے

خشک مغز و نگوہنیں ہی تر و داغی کا اثر
اہل نامہ زینت سہی میں دایم محترم
مہر کا چاک گر سیاں ویکہہ کر ثابت ہوا
آد آمد ہی خزان کی شور ہی صیاد کا
اہل دنیا کو کیا غم فکر فی مثل ہلا ل
انگوہنیں و مگر گاہی شوق ویدار میں
کوچ نہر غم میں ویکہہ ہی اوس ہر جا سیکو
جب بچہ ویکہہ نہ پہلو میں یہ یاد کی مثل
ضعف ہی حالت ہوئی یہ عاشق بیمار کی

گرد وین دوران ہی
گرد و چیدر گزاری پہ غم نہیں

گرنی نقاب تب کو کہی یار پاؤں میں
ایکاش حق کا جلوہ دیدار پاؤں میں
خاک رہ چمن بنون اوس گل کیو سطلی
چہ شہد لب کو زندگی خضر موعظہ نصیب
کہ ہون پلک کی مثل اوی گہ میں انکھہ کی
گر جان میری جا ہی چھوڑوں رقیب کو
اسی شیخ تیری بندہ ہی ایسا میں تنگ ہوں
وہ دست ہوں کہ روز قیامت تلک کہی

دوستی کی طرح جلوہ دیدار پاؤں میں
صاف اپنی دل کو مطلع انوار پاؤں میں
صیاد اب کی چپ کی جو گلزار پاؤں میں
یار جو اوس کا شہد دیدار پاؤں میں
اوس گلبدن کی باعکاکر خار پاؤں میں
سفاک کی کمر کی جو تلوار پاؤں میں
پگڑی اوتاروں گہ سناہر پاؤں میں
چو کٹ چھوڑوں جو درخار پاؤں میں

دیکھ لو چشم چاہ بھر کچھ پر ہم نہیں
ہر زیبا پیش و فرشتہ کی پرچم نہیں
حال عاشق پر سرور تو ہی شہد نہیں
فصل گل میں ہی عنادل السلی حرم نہیں
اصل میں پشت فلک دیکھی تو ہر غم نہیں
نبض ساقط ہوئی ہی جسم میں کچھ نہیں
دیکھ لینا کوئی دم میں وہ نہیں یا نہیں
جام تو موجود ہی دنیا میں لیکن نہیں
نامہ تہ نہ تک اور سنا ہی کمر از نامہ نہیں

موشی کی طرح جلوہ دیدار پاؤں میں
صاف اپنی دل کو مطلع انوار پاؤں میں
صیاد اب کی چپ کی جو گلزار پاؤں میں
یار جو اوس کا شہد دیدار پاؤں میں
اوس گلبدن کی باعکاکر خار پاؤں میں
سفاک کی کمر کی جو تلوار پاؤں میں
پگڑی اوتاروں گہ سناہر پاؤں میں
چو کٹ چھوڑوں جو درخار پاؤں میں

دوستی کی طرح جلوہ دیدار پاؤں میں
صاف اپنی دل کو مطلع انوار پاؤں میں
صیاد اب کی چپ کی جو گلزار پاؤں میں
یار جو اوس کا شہد دیدار پاؤں میں
اوس گلبدن کی باعکاکر خار پاؤں میں
سفاک کی کمر کی جو تلوار پاؤں میں
پگڑی اوتاروں گہ سناہر پاؤں میں
چو کٹ چھوڑوں جو درخار پاؤں میں

تنہا نکال دینا اور بار بار کہ
دل کو سنبھالنے میں جو کچھ کرنا پڑتا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے

دیکھ لو چشم چاہ بھر کچھ پر ہم نہیں
ہر زیبا پیش و فرشتہ کی پرچم نہیں
حال عاشق پر سرور تو ہی شہد نہیں
فصل گل میں ہی عنادل السلی حرم نہیں
اصل میں پشت فلک دیکھی تو ہر غم نہیں
نبض ساقط ہوئی ہی جسم میں کچھ نہیں
دیکھ لینا کوئی دم میں وہ نہیں یا نہیں
جام تو موجود ہی دنیا میں لیکن نہیں
نامہ تہ نہ تک اور سنا ہی کمر از نامہ نہیں

موشی کی طرح جلوہ دیدار پاؤں میں
صاف اپنی دل کو مطلع انوار پاؤں میں
صیاد اب کی چپ کی جو گلزار پاؤں میں
یار جو اوس کا شہد دیدار پاؤں میں
اوس گلبدن کی باعکاکر خار پاؤں میں
سفاک کی کمر کی جو تلوار پاؤں میں
پگڑی اوتاروں گہ سناہر پاؤں میں
چو کٹ چھوڑوں جو درخار پاؤں میں

دوستی کی طرح جلوہ دیدار پاؤں میں
صاف اپنی دل کو مطلع انوار پاؤں میں
صیاد اب کی چپ کی جو گلزار پاؤں میں
یار جو اوس کا شہد دیدار پاؤں میں
اوس گلبدن کی باعکاکر خار پاؤں میں
سفاک کی کمر کی جو تلوار پاؤں میں
پگڑی اوتاروں گہ سناہر پاؤں میں
چو کٹ چھوڑوں جو درخار پاؤں میں

تنہا نکال دینا اور بار بار کہ
دل کو سنبھالنے میں جو کچھ کرنا پڑتا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے
میں نے اس کا دل بھرا دیا ہے

دیکھ لو چشم چاہ بھر کچھ پر ہم نہیں
ہر زیبا پیش و فرشتہ کی پرچم نہیں
حال عاشق پر سرور تو ہی شہد نہیں
فصل گل میں ہی عنادل السلی حرم نہیں
اصل میں پشت فلک دیکھی تو ہر غم نہیں
نبض ساقط ہوئی ہی جسم میں کچھ نہیں
دیکھ لینا کوئی دم میں وہ نہیں یا نہیں
جام تو موجود ہی دنیا میں لیکن نہیں
نامہ تہ نہ تک اور سنا ہی کمر از نامہ نہیں

موشی کی طرح جلوہ دیدار پاؤں میں
صاف اپنی دل کو مطلع انوار پاؤں میں
صیاد اب کی چپ کی جو گلزار پاؤں میں
یار جو اوس کا شہد دیدار پاؤں میں
اوس گلبدن کی باعکاکر خار پاؤں میں
سفاک کی کمر کی جو تلوار پاؤں میں
پگڑی اوتاروں گہ سناہر پاؤں میں
چو کٹ چھوڑوں جو درخار پاؤں میں

دوستی کی طرح جلوہ دیدار پاؤں میں
صاف اپنی دل کو مطلع انوار پاؤں میں
صیاد اب کی چپ کی جو گلزار پاؤں میں
یار جو اوس کا شہد دیدار پاؤں میں
اوس گلبدن کی باعکاکر خار پاؤں میں
سفاک کی کمر کی جو تلوار پاؤں میں
پگڑی اوتاروں گہ سناہر پاؤں میں
چو کٹ چھوڑوں جو درخار پاؤں میں

کرمی با نام فیروز
ایضاً کم یون زخمه و دارا که
کوئی بی بالائی مصححت کتسبا بی
مردم آزاری پندین زیبا بی
چاه سی قعبا کی شست مردم بیا کو
شست دل بین بو واجب چشم
الفت سنی الم کی بارو

اندون مجلس مقیدیون ہوا ہی سبب
خاک کرتا ہے میرا بخت سید اکثر کو

[illegible]

واصل غفری کی بیوگی کی آرزو دہندو
 ورن میں جو ایک لافظ نہ ہو
 نون بہانامی میں مخلص
 بیان میں بیٹی کی صحبت کی خواہش
 کیا تجب ہی اگر قریب اور دور
 ماضی کی کام چہ اگر

کتابی است که در این کتاب
 در بیان حقایق و معانی
 و در بیان حقایق و معانی
 و در بیان حقایق و معانی

الف شفته نبوت اور سر اجنت حیا ایسا ہی حسن و جمال و سکا کہ ماہ خوشید کیا بیان کیجی اوس گل کی تراکت مبل عاشق ابرو و دلدار کو کیا خاک چوین صید کوئی تو ہو چشمان بت کا فر کا	فرق رکھتی ہمیں آپس میں سرمود و نو پلہ حسن میں ہیں سنگ تر از و نو بستہ گل چہلی جانی میں باز و نو ویرنی نیش زنی رہتی ہیں بھو و نو تاک میں بیٹھی ہیں مدت سی رہا ہو و نو
--	--

شکر اللہ کا مخلص کو دینی و محبوب
 پھر نہ کیوں گرم خوشی سنی ہیں پہلو و نو

مخلص اب تو نہ بت کی صورت دیکھ سب طلسمات و سپر کو بھولا کیا بنا یا جہان کو رنگارنگ رنگ سی گل کار رنگ ہو کا فور یا خالق نہ بھول ای ناوان خوب سمجھا کہ قتل عام ہی آج آئینہ سی ہیرا و سکی ہی گفتار بند ہو جانی نطق طوطے کا خشک ہوتا سے خوشہ پروین قیس کو یہی ہوا جنون کا گمان خوب ہر دم کی چہرہ چہرین پندر روزہ جہان سی ہی مخلص	چشم دل سی حسد کی قدرت دیکھ ساری عالم میں حق کی صنعت دیکھ چشم حق میں سی حق کی صنعت دیکھ اوسکی خوش رنگ لب کی رنگ دیکھ کبر سی اپنی جاہ و حشمت دیکھ تیغ ابرو کی مین اشارت دیکھ اپنا مونہ اور میری صورت دیکھ تیری گفتار کے فصاحت دیکھ مہر بر نور کے حرارت دیکھ دل شوریدہ کی یہ وحشت دیکھ عرصہ کرحال وقت فرصت دیکھ خوش نہو لو عروس دولت دیکھ
--	---

۸۳
 دیکھنی طرح شکل پریشان کیوں
 شایق ہو ایسی کہ اگر قرار آئینہ
 مخلص کی ہو نظریں کیوں خاک
 ایدل اپنی ہی ہم بر کو دیکھ
 ہنکندہ اوشا کہ نہ اب فر کو دیکھ
 عقل چران ہی اوس بر کو دیکھ
 شکر گردن ہی اوس بر کو دیکھ
 شکر گردن ہی اوس بر کو دیکھ
 شکر گردن ہی اوس بر کو دیکھ

دیکھنی طرح شکل پریشان کیوں
 شایق ہو ایسی کہ اگر قرار آئینہ
 مخلص کی ہو نظریں کیوں خاک
 ایدل اپنی ہی ہم بر کو دیکھ
 ہنکندہ اوشا کہ نہ اب فر کو دیکھ
 عقل چران ہی اوس بر کو دیکھ
 شکر گردن ہی اوس بر کو دیکھ
 شکر گردن ہی اوس بر کو دیکھ
 شکر گردن ہی اوس بر کو دیکھ

ہوش و رقی بین ساری عالم کے
 تیری عاشق پرے سسکتی ہیں
 کرہ نار کا بھی سے گمان
 ابر و صاف مٹ گئے اونکے
 ای بری تیری کر و سر کو دیکھ
 کہی تو آنکھ اوٹھا اید بر کو دیکھ
 آتش دل کی اس شہر کو دیکھ
 سامنی دانتوں کے گھر کو دیکھ
 رونا اتا ہی جسکو ای مخلص
 اپنی اس آہ بی اثر کو دیکھ
 ہسکو ہی تنگ دولت تو فرسی زیادہ
 تلوار سی نہیں ر مرتی پن بات پریم
 خالق فی جسکو دی ہی دے و عشق
 محفل میں کاشا ہی او سکی زبان کہہ کر
 دنیا کی جستجو میں ہی صرف میر جا
 اکدم میں نور نایا ہی لا کہوں تو زل
 رخ ہی مثال مصحف ہی شرح خط مار
 جب سی لگا ہی لپر تیر مرثہ کسکا
 کس سی کہوں کہا فی اس مرغ کی
 باند زلف تو بان مخلص چو نہیں کیوں
 ہوتا ہی جوش جشت زنجیر سی زیادہ
 نور جمال یار فرسی و چند بانہ
 روینکا تار ابر سی برہ کر بند بانہ
 بالا قدی کو او سکی تو سر و بلند بانہ
 لیکن شرط باجر ورومند بانہ
 ہوش و رقی بین ساری عالم کے
 تیری عاشق پرے سسکتی ہیں
 کرہ نار کا بھی سے گمان
 ابر و صاف مٹ گئے اونکے
 ای بری تیری کر و سر کو دیکھ
 کہی تو آنکھ اوٹھا اید بر کو دیکھ
 آتش دل کی اس شہر کو دیکھ
 سامنی دانتوں کے گھر کو دیکھ
 رونا اتا ہی جسکو ای مخلص
 اپنی اس آہ بی اثر کو دیکھ
 ہسکو ہی تنگ دولت تو فرسی زیادہ
 تلوار سی نہیں ر مرتی پن بات پریم
 خالق فی جسکو دی ہی دے و عشق
 محفل میں کاشا ہی او سکی زبان کہہ کر
 دنیا کی جستجو میں ہی صرف میر جا
 اکدم میں نور نایا ہی لا کہوں تو زل
 رخ ہی مثال مصحف ہی شرح خط مار
 جب سی لگا ہی لپر تیر مرثہ کسکا
 کس سی کہوں کہا فی اس مرغ کی
 باند زلف تو بان مخلص چو نہیں کیوں
 ہوتا ہی جوش جشت زنجیر سی زیادہ
 نور جمال یار فرسی و چند بانہ
 روینکا تار ابر سی برہ کر بند بانہ
 بالا قدی کو او سکی تو سر و بلند بانہ
 لیکن شرط باجر ورومند بانہ

Handwritten text in a diagonal column at the top of the page, likely a title or introductory note.

Handwritten text in the top-left cell of the main table.	Handwritten text in the top-right cell of the main table.
Handwritten text in the second row, left column.	Handwritten text in the second row, right column.
Handwritten text in the third row, left column.	Handwritten text in the third row, right column.
Handwritten text in the fourth row, left column.	Handwritten text in the fourth row, right column.
Handwritten text in the fifth row, left column.	Handwritten text in the fifth row, right column.
Handwritten text in the sixth row, left column.	Handwritten text in the sixth row, right column.
Handwritten text in the seventh row, left column.	Handwritten text in the seventh row, right column.
Handwritten text in the eighth row, left column.	Handwritten text in the eighth row, right column.
Handwritten text in the ninth row, left column.	Handwritten text in the ninth row, right column.
Handwritten text in the tenth row, left column.	Handwritten text in the tenth row, right column.

Handwritten text in a horizontal row between the two main tables, possibly a section separator.

Handwritten text in the top-left cell of the bottom table.	Handwritten text in the top-right cell of the bottom table.
Handwritten text in the second row, left column.	Handwritten text in the second row, right column.
Handwritten text in the third row, left column.	Handwritten text in the third row, right column.
Handwritten text in the fourth row, left column.	Handwritten text in the fourth row, right column.
Handwritten text in the fifth row, left column.	Handwritten text in the fifth row, right column.
Handwritten text in the sixth row, left column.	Handwritten text in the sixth row, right column.
Handwritten text in the seventh row, left column.	Handwritten text in the seventh row, right column.
Handwritten text in the eighth row, left column.	Handwritten text in the eighth row, right column.
Handwritten text in the ninth row, left column.	Handwritten text in the ninth row, right column.
Handwritten text in the tenth row, left column.	Handwritten text in the tenth row, right column.

Handwritten text in a diagonal column at the bottom of the page, likely a concluding note or signature.

Handwritten text in a decorative header band at the top of the page.

Handwritten text in the left margin, adjacent to the top section.

Handwritten text in the middle-left column of the main body.

Handwritten text in the middle-right column of the main body.

Handwritten text in the left margin, adjacent to the bottom section.

Handwritten text in the bottom-left column of the main body.

Handwritten text in the bottom-right column of the main body.

Handwritten text in a decorative footer band at the bottom of the page.

بدان اشک سیاهین بکری
دیفان کو اندوینن ابرو مطهر کے
کمیشم سی بھناورن ل غز کو سن
سی غیرت سمولیہ کی فقر کے
جب سی خیال کامل جان فکامل کو ہی
افعی سی کمینن جی معرفت کو ہی
نشو غا کو عار بھکتی بین فی کمال
ہرگز نہیں عالم تناسل بربر کے

[illegible]

لطف سی خالی نہیں پایا کلا مشعر
دیکھی مخلص تیری اشعار میں بات

نرگس و سلیکسے خاطر جامہ پہنا
چشم کرویہاں چین میں بست نہ ہونگا
دہر میں ہریان خود کی مثل حالت ہی میر
شوش جہت میں جا پرسو نور خدا آنا نظر
ایک یلین جویش رقت سی فراق یا زمین
سنتی تھی اکثر زبان غیر سی نام کمر
حسرت دیدار میں تیرائی وہ دیدی میر
کر چکی تھی نالہ و افغان کا پہلی استخوان
کس پری سیکر کی آمد اسطرح کو آج
مین نہ کہتا تھا کہ جو ناواسک فاست

غیر سی و چوبیس گزری ده تندو ہی پر کلرام
گفتگو کرنی مخلص مجھ کو ہر جا ہو

کس سی صفت بیان ہو جناب ارشید
خون جگر ازل سی غذا ہی فقیر کے

[illegible]

بسیار گارص بود تائی بس که
مشتی بسیار بود و بس که
علا بر دل کجا بود و بس که
کون صورتی را بس که
اینی بود که بس که
فوس نانی را بس که
فصل بود تائی بس که

چکر میں آئی گردش لیل و نہار کے
 رہتی بڑی خط فی رنج گل عذار کے
 لائی صبا پیام وصال نگار کے
 اسی دل کبھی ن آئینگی فصل بہار کے
 عالی دماغ کو نہیں سفوفی التجا
 مانند چشم دام رہی چشم امداد
 اہل ضیائی ذات بہر اعلش سی ہی
 بن جابین دام حلقہ چشم ملک ابھی
 باغ جان میں ہم گل قایلین کی پیش
 کوئی صنم کی یاد دلائی ہیں دشت میں
 صبا و جب سہی ام میں تیری پیسی پٹنگ
 انگین سفید میں گل بادام کی مثال
 ریتا سین خورشیدی سی بھی تن بکا ہوں
 گل چین کا ظلم یاد جو آیا سبار میں
 باندھی مکر شو عبیدہ بازی پہ وہ پرے
 سیر اس چین میں ہی گل عنا کر لکھن
 طرز خا میں اوس بہت سناک خلوت سن
 ایسی سنا نصیب کہاں اپنی ای صبا
 جب تک سیکھے اختر نجت سیر ترا

عاشق ہو میں جب سی بتی سوار کے
 فصل خزان میں نگہ می کیا بہار کے
 خندان ہو میں غنچہ گل تو بہار کے
 آخر کھیلنگی غنچہ گل انتظار کے
 احسان میں پشت چرخید بہشت غار
 ناز بیت کبھی رنج تری انتظار کے
 دیکھا گل چراغ نہیں ساتھ غار کے
 جان جان جو آب ہوں مازم تکار کے
 محزون ہی خزان میں منہوں بہار کے
 منہوں کیوں نہوں کف پاؤں غار کے
 ایام ایک سی ہیں خزان بہار کے
 حدی گذر گئی میں ن آب انتظار کے
 آتی میں یاد لطف جو بوس کنار کے
 کچھ نفس میں بہتہ ہی ل کو مار کے
 زہرہ کو لائی بام فلک سی اوتار کے
 میں خوب گل شکستہ دل داندہار کے
 نوک مرہی کام لئی میں کنار کے
 اوس بام تک گذر ہوں ہمارے
 شکوی نہ کر تو خسی شہبائی تار کے

کجا حال اوس دل تیرا
 رقص جہاں سی جہاں سی
 کجا حال اوس دل تیرا
 رقص جہاں سی جہاں سی

یوں نہاں ہوئے
 غائب ہوئے
 دریندن آتش جہنم
 جہنم کی آتش جہنم
 کجا حال اوس دل تیرا
 رقص جہاں سی جہاں سی

۹۱
 اب خود ترقی بخت
 شریک باندھی جو چشم پر خم
 دام میں تری میں نہاں
 بیخسکی میں زلف پر خم
 تیرا وہ عاشقان
 ہی سبکدوش باہر خم
 کون سوز و غم
 منہم میں دم

دل پر اپنا ایک عالم
 لکھ دیا تو کوئی
 عشق وہ شہسوار
 شمع قاتل میں
 مائے غالی رہا نہ ماتم
 غم پر

کجی غضب عداوتی با تو من دلم
 فتن تری دل کو فتن دلم
 بی نشانی پر پیش کی گئی
 بزم کا عداوتی کی گئی
 دیکھنا کسی فتن تری دل کو
 طعنہ زن سی ہوئی تو من
 دلی کو جان کی تری دل کی
 دلی کو جان کی تری دل کی

نری سخن میں ای پرے پیکر وصل جان اگر نصیب نہ ہو	چاہیں مہر و ماہ کے شمشیری عید سب سے کم نہیں محرم سی
حضور و علمان کا کچھ قصور نہیں جرم مخلص ہوا تھا آدم سی	

عم فرقت میں اگر روح بدن سی نکلی تاکہ ثابت ہو تہیدت جہان سی نکلی اندونوں ہی تک اکل وہ رنج بدر سنیر بھر دو بار انہوی سیر گلستان کی نصیب ورنہ ندان رہی کنون جو دیکھی ہو لا مروج چشم جو اوس تک کی ہوا غاصید جان لی تن بیجان میں یہ لکھتا تھا ہر صفیہ کرین صیاد کا کیا تھی گلا	پرکھی حرف شکایت تو جن سی نکلی ہاتھ خالی تھی سکندر کی کفن سی نکلی دیکھیں کس رات کو اب چاند گہن سی نکلی صورت نہایت گل جب سی چین سی نکلی آبرو کہوئی کو ہم بحر عدن سی نکلی صید ہوئی کو تو غزال آب ختن سی نکلی لاش میری جو کبھی کوئی دس سی نکلی عین ایام بہار سی میں چین سی نکلی
--	--

دار فانی سی سولک بقا چل مخلص کہ تو اس آبرہ رنج و محن سی نکلی

کیا تب فرقت کی گرمی شعلہ زن اس تک خون کس مظلوم کا طالع گر دنیہ سے کیوں لگائی ہی لاپنا ان کا تھی تیر وہ صفائی حسن آہرین میں شمشیر کس سیر وکی رنج روشن کی تھی چہل	جسکی شعلہ خیر آتش طعنہ زن گلشن پہ چھی بدلی جو سنجاف کی تھر خون زہر نگی صدمہ باد خزان کی آفت اس گلشن پہ کیا سی آب تاب دس سین کی تن چھی لکھکی اپنی بندی دیوار کی تون پہ چھی
---	---

غم نہ جان کیوں کا دین
 حسن کا شانی کا خاص
 مہر و ماہ کا دین
 ہر کس کو ہر کس کا دین
 عداوتی با تو من دلم
 فتن تری دل کو فتن دلم
 بی نشانی پر پیش کی گئی
 بزم کا عداوتی کی گئی
 دیکھنا کسی فتن تری دل کو
 طعنہ زن سی ہوئی تو من
 دلی کو جان کی تری دل کی
 دلی کو جان کی تری دل کی

کجی غضب عداوتی با تو من دلم
 فتن تری دل کو فتن دلم
 بی نشانی پر پیش کی گئی
 بزم کا عداوتی کی گئی
 دیکھنا کسی فتن تری دل کو
 طعنہ زن سی ہوئی تو من
 دلی کو جان کی تری دل کی
 دلی کو جان کی تری دل کی

گل ترکی بخت بین غدا دل
 بخت توئی بیعت مخلص
 زین سوز جگر آفت
 عشق کا سلطان نہیں یاد اسنے
 اس دل آشتی ماریا سنے
 بیشک گنہ گار وہ خود آرا سنے
 صاف بے گناہ کا دار سنے

غبار خاک گرد کاروان ہے و خان آہ کا وہ آسمان ہے یہ دیوانہ کون کیا عشق تباں ہے رخ اپنا رشک گشتِ غفران ہے میرا وہ راحت جان اب کہاں ہے مثال شمش و ہر سو عیان ہے دل مجنون ہمارا سا ربان ہے ہماری سر پہ چتر آسمان ہے	موی پر ہی تلاش اوسکی ہی ہائے شرارتارون سے روشن ہیں یادہ حرم سے میر میں آتا ہی زاہد ہوا عشق فی ایسا کیا زر و اکھی جکی فرقت میں یہ ہی حال منور نور سے اوسکی بے عالم سری ناقہ کی ساتھ ای شک لیلہ کسی ہی شامیانی کے تمنا
---	---

ریاض دہرین مخلص ہمیشہ
 ہمارے عریا مال خزان ہے

دل میں میری کہنتی ہیں بچان فی فی ہر دم میں دیکھتا ہوں بیابان فی فی پہولی میں اپنی دل میں گلستان فی فی لاؤں کہاں کہاں میں امان فی فی دکھلائی ہیں بچہ دیدہ گریان فی فی دل میں ہی ہو میں سہاں فی فی	کہاں ہیں ہمیں ناک ترکان فی فی رکھا ہی جب ہی راہ عشق میں باغی درخ جنوں فی ہکو دکھائی عجب ہزار دست جنوں کو روڑی ہتی ہی تلاش برسات کی تماشائی شک برقی کو کہ شوق پایی جس ہی گہ اشتیاق
---	--

مخلص ہمیشہ صدمہ رنج و الم کی کھٹ
 دکھلائی تھی میں شب بھجران فی فی

کہی جس ہی کہانی در و دل کے	ہوئی بیماری اوسکو سن کسل کی
----------------------------	-----------------------------

جب بولیا مال خزانہ کی طرح
 خاک رسی کی کیا تارا چنے
 جانا ہوں ان تیر کی پانچہ
 عجب بے پروا چنچکا رانچے
 کہ سب ان آواز ہی کیوں ای شکار
 کہ سب ان کا وہ پیا پار
 سب بچا ہی کا وہ پیا پار
 دل کیا بچا حق نے انکار چنے
 بعد ذرا موشی پاز بیا پار
 وقت الفت کا سب پار چنے
 چوڑی بولیا مارن کی طرح چنے
 جب کہاں ابھی فی لکھا چنے
 دامن خط دکھلا دیا چنے
 ہی کیا صبا دی بار چنے
 ایسی ادھی تی مخلص چنے
 تیر دین کا بنین پار چنے

لبی از حضرت اسکا طاقت هرگز حاصل
نفت پنی جان غارت هرگز
عشق من اوس ترک لازم نیست
بهر نعم اسکا زداعت هرگز
بهری اونی نمی برنبر افادت
انیم

دو ہزار عشق سے لے کر ایک سو بیس عشق تک
 سر بیدار رہا جس کی ہر آنکھ میں
 جلا تھا عشق کی آگ اور ہر آنکھ میں
 جلا تھا عشق کی آگ اور ہر آنکھ میں

مداغی الیہ سدا رہی
 مددگار سر ہوئی
 تمام چہرہ ہی گلزار
 ہر آنکھ میں
 ہر آنکھ میں
 ہر آنکھ میں
 ہر آنکھ میں

نظاری ہوئی میں ہر آنکھ میں
 اوٹھا گاہ کا شہر جو دل کی
 کبھی بن کر چلے گئے ہیں
 جہے ہی غفلت دار وہی
 سینہ سیرا اندازہ کیے
 زلف جسے ہی بکھر کر
 شام و سحر کا وہی
 کل یہ وہی ہر آنکھ میں

فرق کب دوست میں عدو میں ہے خلق دو بی ہوئے کہو میں ہے گل رخسار رنگ و بو میں ہے دل پھنسا عشق شمع و میں ہے کیا ہمارا وہی گفتگو میں ہے	لی کی دل کے کہی نہ دلدارے میری قاتل کے ہی فی ہوسے گل باغ ارم سے بے بہت میں جو جلتا ہوں مثل پروانہ بھڑکی میں پول مونہ سے باتوں میں
--	---

اس گھری ہو گا وہ کہاں مخلص
 وہ بیان اکثر یہ کہتے ہیں ہے

وہ دل کو مری آپ کی جستجو ہے جو پھل میں میرا نہیں باہر ہے کسی کو ملے ہی پتا اس کمر کا کف پائیں رنگت خاک کی نہیں دکھا کر کے ابرو یہ کہتا ہی قاتل ہو واجب سہی عاشق سرا اسی شمع گر نری عاشقوں میں فقط میں ہوں بفر و صل و لہر نہیں کہہ تمنا نری شیشی باتوں سے مرہ ہونہ یقین اس سے صل صبر کا ہی محکو	موی پر ہی خال اوڑھ رہی کو ہے تو بیکار ساقی کا جام و سہو ہے میان بیچ عالم کی یہ جستجو ہے شہید نگاہ تباہ کا لہو ہے اچھ تلوار ہے اور تیرا گلو ہے مری جان کا ایک عالم عدو ہے مری عشق کا شور و غل چار سو ہے یہی آرزو ہی سے آرزو ہے شکر لب نری کیا عجیب گفتگو ہے کہ فرمایا قرآن میں لا تقنطو ہے
---	--

کسی گل میں چھ بات حاصل ہی مخلص
 جو رخسار میں پار کے رنگ ہو ہے

کسی گل میں چھ بات حاصل ہی مخلص
 جو رخسار میں پار کے رنگ ہو ہے
 کسی گل میں چھ بات حاصل ہی مخلص
 جو رخسار میں پار کے رنگ ہو ہے
 کسی گل میں چھ بات حاصل ہی مخلص
 جو رخسار میں پار کے رنگ ہو ہے

[illegible]

[illegible]

بهاری اینگون من نه من
 بی کافی چشم کا من نه من
 خراف من بطعی به نه فاب
 بیگل خون جگر نه آب کی بد
 نه نه نه بطعی کا بلا سبب
 لهر و لایانی کن شرب
 سمند ناز برای شهور حسن
 مال عید ناز کا کی بد

اے مجھ سے نہ ہو ٹونہ میرا دم آتا
 کیلئے ہرگز نہ یہ قلعی نہ کدورت ہوتے
 جیتی جی نیز زمین بتائیں مرنے کو نکلے
 اس شب ماہ میں آجا تا جو غم
 اسی فلک نیک و بد خلق سے کیا کام جی
 کو بگو پھرتی نہ ہم چوتھی آنکھوں سے ام
 شربتِ وصل کی توفیق نہ تھی تجھ کو اگر
 باوجود محنت سے اگر ملتا سرخ و سبکا پین

میزان زمین سبزه و باران گلشن
بار چشمتی کانی سبک بپای
کدین بجایندن گنجینه یار دل
زمین میگویی سر ای صخره ای بر
رسمی چشمتی زلف کس که پیر
سر دن جان نازک پیر

لکھو رت ہی ل میں صفائی کہاں ہے
 جیسی دیکھو اپنی غرض سے غرض ہی
 یہو ادا م فریقین پائند ایسا
 مزا اگلی بانوں کا بھولا سنگھ
 کس ابرو کہاں فی کیا شکو سیدنا
 کیا لی کی دل تو فی ہر باد ظالم
 سیرانا لہو پونچا ہی باہم ملک تک
 مگر ہی ناحی کو وہ صاف طینت
 جلی پر ہی دل سے ہر کئے نہ پائی

بیاض اور
بجائی اور زن دیوار کے
لگاؤں میں لکڑی کو چھلکے
عرف حسین کا تیری
زمانہ

بہول جاؤ گا خدا کی یاد میں نہ رہے
 جیسا کہ ہے جیسا کہ ہے جیسا کہ ہے
 جیسا کہ ہے جیسا کہ ہے جیسا کہ ہے
 جیسا کہ ہے جیسا کہ ہے جیسا کہ ہے

میں گونہ ہوتا نہ کہ میں یہ اشک کی محض
 غم ترا رفیق اسی غم ہے
 کعبہ سی غرض نہ خواہش دیر
 ہو دیکھ کے ایرانی پانے
 ہوں نزع میں اوسکو کچھ نہیں
 کہتی ہیں سب اوسکو بار بچان
 دل میں سے نہیں چکی ہی اچان
 تو کرتا ہی آج کیوں علم شیخ
 ہکو نہ ملا سوتی پہ سے چین
 ایسا تی مہوش اپنی آگے
 وہ گل ہی بغل میں جس کی اوسکو
 اوس نلف کی داستان بھی

گلی میں تھی وہ درخشاں کی بد
 جدم تلک اپنی دم میں م
 دل طالب خانہ صدم
 اس جوش یہ میری چشم نم
 دیکھو تو یہ کیا نیا شدم
 وہ زلف میں اوسکی بیچ دم
 سر میرا ہی اور تیرا قدم
 مدت سی سدا پنا تو قلم
 ایسا غم سحر کا الم کے
 جام سے عشق جام جم
 یہ گلشن دھیر ہی ارم
 قصہ چھ بڑا ہی عسر کم

جہاں بھیاں ہی محض اکروز
 اوسکو سفر رہ عدم

ہجہ میں گواہی شکی حال میں ہاگی
 فصل گل میں ہی نہ ہرگز غم
 رکھ نہ طفل اشک کو گانگی زخیر و جہنم
 آہ بھرا سوچ کر ایدل شب وقت میں نو
 دیکھ لینا آلا مان بولیکا جلد فک

بی وصال بار کیوں کر حشر
 کون دن ہو گا جو یارب کی کج
 ٹوٹ اک چشمک میں یہ قید سل سرج
 کرسی عرش برین ایک آئین کی جا
 جب کہ فوج آہ برج جرج تک پل جا

عبدون سے یقین درخشاں
 صفت صفت فاست میں
 بیت ابوزکی صدم کہ سدا ہو
 زلف شبنم کا اک ہم
 بی و ظلمات کیان خضر ہی
 آج ایدل بر آری کائنات
 اپنی بیادوں کو جی پوچھا

۱۰۵
 اوی تقریر کا اچھا چھوچھو
 ماضی گسب جو دلا تو اچھا
 شب تاریک میں ہی خضر
 بی سدا کو ہی زلف شبنم
 ساتھ اشک کی آہ شمع پر کمال

دل صدمی پنہا لگانا ہو
 دل صدمی پنہا لگانا ہو
 دل صدمی پنہا لگانا ہو
 دل صدمی پنہا لگانا ہو

دل کی بجائی نہیں آتا یہ کہہ سکتی تھی
صاف سامان نظر آتی ہیں اجائی کی
اس لٹی ضعف سے نہ کہ یہ کہہ سکتی تھی
پگنی ایل توڑی توئی میں کیا کہہ سکتی تھی

برائی کی کہانی میں کہنا بخون اوست
 کوئی دن میں قضا ہوا چاہتا ہے
 شہب در دوزخ پرونی چاہتا ہے
 میرا دل کہنا ہوا چاہتا ہے
 تیری لہریں آبی چاہتا ہے
 فدائے بیتلک ہوا چاہتا ہے
 وہاں غمزدن سے چاہتا ہے
 بیان کام اپنا ہوا چاہتا ہے

وہ ہر جاتی ہی کو اپنی اہمیت میں
مونا حق کو دیکھو اور چاہتا ہے
سود خط سب سے صحت کا اب
وہ گونڈ نقشہ ہوا چاہتا ہے
پیارے تہہ الیاس اب عاشقی بین
قطرہ سے دیا ہو چاہتا ہے
کب چپا راز الفت

جس پر جہان قائم ہے
وہی ہے جس پر اس کی آفتاب
وہی ہے جس پر اس کی چاند

<p>جان پر کھلی کوئی یا کوئی تڑنی روی خوف ہی توڑی نہ دروایکی زنجیروں کو وہ تو جلتا ہی نہیں شمع کو ادھسکی پڑا نہ بند اپنا جانتے شمع سی ہو جاوی</p>	<p>آپ گھر میں میری تشریف نہیں لائی طور دیکھی ہیں ہنسی تیری دیوانی کی دل جلی کیوں نہ میرا حال یہ پروانی کی پاؤں پر سی تیری ہم ستر نہیں کانی کی</p>
<p>اپنی مخلص سی کدورت ہمیں نہ ہنسی نہ توجہ اس سو اس ہم نہیں کہہ آپ کو سمجھانی کی</p>	<p>کی عجب ہی شب صلیت ہی زیادہ تیرے کچھ ذرا جذب محبت کا جو شتا بڑھا مہر سی فرہ بقید رکارت تباہ تیرے جا حسن تیرا جنج مہر سی دونا بڑھا ایسی باتیں نکر و جس میں کہ جھگڑا بڑھا و کہی کس کا ابلان جزو نہیں شتا بڑھا مات کرو تیا ہی شہ کو چھو سدا بڑھا</p>
<p>قافیہ اس کا بدل اور بڑل بڑھ مخلص تا سمندا لون کی آگ تیرا تہ بڑھ جا</p>	<p>وہ تیری پہلی دلوں کا دل جلا نا یا دھی بعد میں جھکوا تیکہ ہسنا یا دھی غیر کی گھر خوب تھکوا نا جانا یا دھی لن ترانی دور سی جھکوا سنا نا یا دھی</p>
<p>ہم نہ بھولیں گی تیرا ہکو ستانا یا دھی وصل میں جو چاؤ تھا ہی رنج ویت تیری میری گھر میں تم گہی پہلی سی ہی آنا بی تکلف بزم میں غیر ونکی رہتی ہو دما</p>	<p>بہم نہ بھولیں گی تیرا ہکو ستانا یا دھی وصل میں جو چاؤ تھا ہی رنج ویت تیری میری گھر میں تم گہی پہلی سی ہی آنا بی تکلف بزم میں غیر ونکی رہتی ہو دما</p>

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيد المرسلين
آل محمد الطيبين الطاهرين

مخلص هرگز بی کنیا جو سو سو کس
 غصه کا اوسکی کب تک ہم ملن کرنگی

یہ تصور دل کو ہی ہزارا دہشتی ہشتی
 چشمہ چشم سقدہ سی اشک یلن چرن
 آمد امد اوس پیر کی سنی جس مری
 آرزوی وصل ہی جان خرنکواسی
 کون ان ہونگا الہی میں ہوا جودہ دلربا
 آہ و نالہ کا پین نرات اب بتنا ہی

دم تیرا برتری میں ہم ارجان دہشتی
 چاہی ہی ہر دم نیا دامن اوہشتی ہشتی
 پن لگی آواز دوسری کان اوہشتی ہشتی
 رات ان تھہر ہی ہوں قربان اوہشتی ہشتی
 دل کا کھلی ہر گہری ارمان اوہشتی ہشتی
 پھر میں اپنا یہ ہی سامان اوہشتی ہشتی

نیر لوار صبری جیسی مخلص کا مقام
 ساسنا دلبر کا ہی ہزارا دہشتی ہشتی

انسان ہوں صید چشم منم کیا بعدی
 اصل اصیب غیر تیری رنخی دیدی
 بیرون قی جو رخ سی نہاری بدیدی
 رطب اللسان ہی سوسن غیبی کون
 رکھ ہر اندمال ایفک فرص مہر شہر
 رنگین ادا کی تیری یہ کشتہ میں ای گا
 لوح جہان پہ کرنی ہی افشائی رشتی
 پیرا میں جیا کی اوین کب کی جہان
 پن مینی بائیں اوسکی سب اعجاز شہ

مرتج اوس لکھا فلک پر شہدی
 ہم سی تو آج تک وہی وعدہ غمیدی
 حسن عدم رسیدہ کا یہ خطر رسیدی
 کس کلکی باغ و بہر میں گفت و شنیدی
 زخم جگر کو اینی یہ پہا ہر مفیدی
 مرجان کھک کا نعل لنگہ کا شہیدی
 لازم زبان خانہ کی قطع و بریدی
 اب جامہ شکیب کی قطع و ہریدی
 وہ شکرین مثال اور شک فریدی

سیر می رفد بی چادر سبزه دانی پیری
 غمزدی ایمنی کی بهی ستنه کبانی چای پیری
 یار کی کیو کر شکایت لب لانی چای پیری
 ناله نعلی کی کرنا سار بانی چای پیری
 بانگنا بهی نه ایمنی لری چای پیری
 سرگذشت اپنی اوس کی گدن سنی چای پیری
 کب تک کوئی تبار کی حال اولی چای پیری
 ماه رو کو کو همیشه بی زبانی چای پیری

برون شمس سبز طایر پرویان دهر
 گوش دل سی یک شب بهر خلد میست
 ناصحا بس اب نه یک انصاف کنه شوم
 دشت بهیانی سی ای جنون نیست چای
 انگبه بهر یکیدن جوجیکو اب بهیانی کبان
 موسم بهو جانی چو دل حسن کدل کباب
 پیشین جسم کر مثل نقش پا خلد کی دین
 عاشق کو کوخت کباب عیب سی خالی پین

رات دل مخلص جست گدنا بی فکر پین
 شمع سنان باد خد امین لو لگانی چای پیری
 که حس سی شو عین پاک دل یوا زده ای
 نهو گشت روشن کب نظر بردانه ای
 نظر جب گشت عالم سیت گندم دانه ای
 بی تعلیم اس حاجب کوئی قرانه آماهی
 غمزدی و باد جسم و دوزخ جانانه آماهی
 سماعت من سیری حسد مریه افسانه ای

یگانگی سی زباده جانی من مخلص سیم کو
 بهاری بزم عشرت من اگر بگانه آماهی
 هر گهری دل کو جو یار رخ جانان نه پیری
 شمع سنان رشته جان صحرای سوزن پیری

یگانگی سی زباده جانی من مخلص سیم کو
 بهاری بزم عشرت من اگر بگانه آماهی
 هر گهری دل کو جو یار رخ جانان نه پیری
 شمع سنان رشته جان صحرای سوزن پیری

اول بنیادی یک نشان مصطفی
 حقه للعالمین دانی بی شان مصطفی
 کیا زبان اس جهان بی بیان مصطفی
 خالق عوالم ملک سی معجون مصطفی
 مژغ اعظم سی ای اعلی شان مصطفی
 غیرت روح الامین سی یسار مصطفی
 بی گل فردوسی خاوندان مصطفی
 رشک رضوان بیستان مصطفی
 عین شان خالق عالمی شان مصطفی
 بی حلام الدین بالی بیان مصطفی
 زوم اعجاز منطق بی نشان مصطفی
 متاظم پیکر فی و در زبان مصطفی
 تقارین دیوان او و کسب قیام مصطفی
 فی زبانی روح عالم و بیان مصطفی
 حضرت صدای فریادی ناله یکبار مصطفی
 بیانی کاش یونان بیان مصطفی

نخل بسبب آنکه
زان شدنی شهر و آفاق را
ظلمت کفر مشی حکم می چرخ از نوید
مهر می آفتاب را که منتظر چرخ و قوس
و اوقات آن که نور در ملک عرب و هند
زان سبب است که در آن زمان عربی
بی تابری که ای حکم کفر و سید را
زیست بابت عوجی و م

اندر اندر حال است
 زوی ای نرینه بایک
 خلق حق نور خدا شافع
 ای نرینه بایک
 و به برار نبی و علی
 بهجری می بیند خالی
 نخل نشان مدینه ز تو سر زاری
 زان شدی شهزاده خان لشکر
 بنیاد خود دو عالم کو ازل می منظور
 چون دنیا بین است کی گشتی ناباور
 جن آدم تری جاده می بودی شرح دور
 فات بکن تو که در ملک عرب کار ز پیور
 زان سبب که قرآن زبان عربی

برتر از عالم و آدم تو چه عالی نبی	
چشمه فیض می عالم من ای نیک صفا	ابر رحمت می بیند کرمی تر از قطره
پن تری فیض می شاداب گل موجود	ماه به تشنه لبانیم و تویی آب حیات
لطفت فرما که ز حد میگزد روشنی	
عش کو خمر می جو تری رهبری ز قیام	کیون ملاک نهون بدوب کرم جرم
کسکو ربه جو تری خامی کار می و می	نسبت خود بگیت کردم پس منضم
ز آنکه نسبت بسبک کوئی تو سر دلی	
پای شونی کی نمی تری شایخ کما	مقدم پاک کاهی سیر کی عاش کما
لا مکان فات مقدس کاهی بی کما	شب حراج عروج تو ز افلاک کما
بقای که رسیدی ز رسید بهی	
ای الصدق می تری چرخ پند می	خلق کو فیض مبارک می می حال می
اتوبه بر این کی مخلص کاهی مقصود می	سیدی انت حبیبی طیب قبی
آمن پیش تو قدسی می دران طلی	
محمّد کیم بر بخت قدر	
بهرید این افلاک و زمین با سبی	در بزرگی ز به خلق حسد منتجی
اعدی بعد خدا چیست زمین ابی	مرحباسید کی مد ساعه بے
دل جان با فدائی عجبش بقی	
هر صراط می تری نور کاهی و عالم	ماه و خورشید می می برین چرخ می
در فیض کی حقیقت نهین پایش اسم	من بیدل بحال تو عجب حیرانم

۱۱۳
 لب حبیب این خد و خد عالمی کما
 ملک العرش کاهی کی تری یک رتبه
 لوزیان حورین بین غلایین
 نبی نیست بابت فانی آدم
 بر فراز عالم و آدم تو چه عالی نبی
 نوری ای نبی یانی غلای تری ذات
 سبب رسولون می یک کجک کجک
 لوزی تری نور بوی لاه خلای
 ماه به تشنه لبانیم و تویی آب حیات
 لطفت فرما که ز حد میگزد روشنی
 بی ملک کوئی سبک کما
 لایه ای بود شون کی کما
 کیا حقیقت می کما
 نسبت خود بگیت کردم پس منضم
 ز آنکه نسبت بسبک کوئی تو سر دلی

دود او کینه سوزان من
 کی فرقت بی ایسی شد زان
 رخ سال چنای بران بون
 بی کمون بین بون ای شکران
 بر که دیدان سر و لب اندام را
 غم و دل را بر دانه چن
 ای بیستی بی کمالی
 نوی ده شاد ای گل بران

فرش سی حشمت کی کی انیس گشت	بن گئی و سست افلاک سست اگر گشت
نورین جان کی تری سجدین دام و دوش	شب سراج عروج تو ز افلاک گد گشت
بقای که رسیدی نرسید منی	
ای شهنشاه چون اس رسول بی	تجبه سی قنصل بنین بر تبه بین هو کو بی
عفو کرم من مخلص جو بی ادبی	سیدی انت جیبی و طبیب قلبی
انده پیش تو قدسی بی دران طلبی	
مخمس بر نزل خواجده حافظ	
ره مده در دل حبال خام را	از لب جانان طلب کن کام را
خوش بویش کوش صبح شام را	ساقیا بر خیز و در ده جام را
خاک بر سر کن نسیم ایام را	
می کشون کو متعب کا کیا بی دژ	جام می گروش من بی یان سیختر
بی پنهن اس می سی زلبه کو حذر	سایه بر سر بر کفم نه تاز بر
بر شمس این دلق ارزق نام را	
عشق من به فکر سوانی کمان	جاسته من اسکو ب پرچون
کبه لین یون جو چاین سبال چین	گر چه بد نامی مهت نزد عاقلان
مانی خوا بیم تنگ و نام را	
کیا کیا ساقی ترا سینه قصور	جام می رکبنا ای مجبه سی کیون دود
در پنهنن مجیکو ساراب سی غفور	باده دروه چند اندین باد غرور
خاک بر سر نفس فخر جام را	

باده پیش عشق صغری ایون و همت
 چو بگو سجا به زانده بت پرست
 رات دن بستی ای سیده ایست
 باو لاله ای مرا خاطر خوش است
 کز دل یک باره بود آرام را
 ای غلک تجبه بر خدا کا به غنم

۱۱۳

کیون تو مخلص کا شینت بی
 شقدین قول حافظ کا بیون
 صبر کن حافظ بیستی سوز و
 عاقبت وزی بایابی کام را
 حسن نزل بر ایام
 ساری حنین من طر عماره
 سار سن سالار

خافه حسن و فادار بو
 منس و صوب و فادار بو
 سون ای شکو دل آزاد بو
 شکر جگر بی بی بیار بو
 جلد و چشم بی بی بیار بو
 شری و بیار بو
 شک و بیار بو
 جان مری منصور کسب و بیار بو

دوست سبھی رقیب و بدظن کو
 ترک کرتی جو میری دشمن کو
 کون سی بات ہی برائی کے
 تم تو ہو دوستدار دشمن کی
 رات دن ہنگامہ دشمن کی
 ہو گئی جان نثار دشمن کی
 تم یہی رازدار دشمن کی
 ہی فی طرح آشنائی کی
 یہ شمشیر میری گردن کے
 ہی انوکھی بچہ طنز پر فن کے
 دوستی و یکہو دوست بدظن کے
 پردہ داری کی عیب دشمن کے
 ہم سی ظاہر میں آشنائی کے
 ہوا ثابت یہ حبیلہ و فن سی
 مل گئی تم عہدوی بدظن سی
 شعلہ نکلیں نہ کیوں میری تن سی
 ہم سی چپ چپ کی ملنا دشمن سی
 ہی فی رسم آشنائی کے
 جب کدو پور ماتِ دل زار
 صاف صیقل سی ہونا ہی دشوار
 اب صفائی کی کون پن اطوار
 سپین جانیکا میری دل سی غبار
 متنی ظاہر میں کو صفائی کے
 عقل مخاصم کے پانی سے قاصر
 کیا کہوں اس ہی تو میں سب باہر
 دو ستون ٹھیکے و ششمنہ ظاہر
 کیا کسی سی امید ہے ناوار
 باوفاؤں نی بیوفائی کے
 محسن غل مٹا خانی نواز
 لاغر و زار و ناتوان میں ہم
 ضعف پیری سی نیم جان میں ہم

دود دل کی فطرت کی لایا
 میں نے نہیں جانتا خدا ہی گواہ
 کل خدا روں سے کیا ہی
 چو کا دل میں ہے جس کی شمع
 صدمی انتظار ہے کیا ہی
 سوزش سبب کی لایا

صدمی کی لایا
 زہری توک خار ہی کیا ہی
 بی غصہ کو زہری کی چو
 سوچی چو زہری کی چو
 ہی ہزار زہری کی چو
 چشمہ زہری کی چو
 شہ ہی با خار ہی کیا ہی

اشفاق اشفاق
 حال عشاق و لایا
 ایسی دمزدن کو کوئی لایا
 میر سے ہی نام ہی خدا جانے
 ننگ ہی او سکو عادی کیا ہی
 غم الم ہی مدام دل پر
 نفس ہے او سکا نام دل پر
 حسن سادہ ہے کیا ہی
 نظری یا زلف بادی کیا ہی
 لائی لائی ہو جویراں
 دل غصہ ہی غصہ کا
 دل کی زبان تیرا چمن
 اس طرح تار تار ہی کیا ہی

اس لئی اتنی ناتواں ہیں ہم	
لاکھ کوئی بھی کہی نہ کریں	ایک دم میں وہ ہو جوی پیریں
ہاں پر کمیلین موت سی نہ دیریں	بات پر جان دین تیغ سی نہ دیریں
اس قدر نرم و سخت جان ہیں ہم	
پری ہاتھوں سے ای بت گمراہ	جسم کا نسا ہوا ہی سو کہہ کی آہ
چشم انصاف سی کر اب تو نگاہ	کوہ پر ہے گراں ہی پر گاہ
یوں تو اک سنت انتظار ہیں ہم	
رہہ اپنا دکھائی کیا بندہ	قصہ اپنا سنای کیا بندہ
بات یہ موشپیہ لائی کیا بندہ	کون ہی تو تباہ کیا بندہ
میں سوچو جو ای میان ہیں ہم	
دیکھتا کیا ہی پیر پیر کے موش	پیرا گتا کیا ہے پیر پیر کے موش
جو بچلا کیا ہے پیر پیر کے موش	سو چکا کیا ہے پیر پیر کے موش
ایک بوسہ پر کیا گراں ہیں ہم	
مخلص اب بھر دشت اپنی ہیں	گو بتر تاج پیش اپنے ہیں
کہہ نہیں بھر سازش اپنی ہیں	جان عالم نوازش اپنی ہیں
خلق میں زندہ جاوید ہیں ہم	
محسن برخل میں ہیں	
ابر شہم اشکبار ہے کیا ہی	سینہ میں دل نکار ہے کیا ہی
برسان اضطراب ہے کیا ہی	آج دل بقرار ہے کیا ہی

حسن سادہ ہے کیا ہی
 نظری یا زلف بادی کیا ہی
 لائی لائی ہو جویراں
 دل غصہ ہی غصہ کا
 دل کی زبان تیرا چمن
 اس طرح تار تار ہی کیا ہی

ناپہی پیہی یا کہ بصارت کو دھون
 سوئی کر نظری نہ آوی تو کیا کروں
 تعریف کی ہی در تیری مان لائی
 ہر نوع دل سے رنج و الم کی کشی کریں
 کلشن میں آج مل کی منہ می کشی کریں
 کیونچہ منہ کی خوشی کم سے کم پڑا
 مٹھی میں کربا میں ہر مٹھ کرین
 جنت میں جہنم اب خیر ہے صلا کی
 کرتا ہیں امیر کا دربار اس لیے
 مخلص کے طرح سب ہی ہرگز اس لیے
 ناسخ نکلتی اس میں صورت الہی
 محسن ہرگز شاہ قدرت نہ تھوڑے
 کیا لہات معنوی کی فرداں قلموس می
 اس معنی میں ہر جہان عقل و قیاس می
 یا الہی تمہرے کہلتی نہیں قلموس می
 کس کی نیرنگی یہ سب خاطر قلموس می
 عاشقوں کی اس صفت عقل و دماغ
 صورت ابرہہ شکر کے بارش ہی ملام
 در میان عشق و حسن ایمان زش می
 حسن کو اپنی ہنوار قوی کاوش ہی آ
 عشق کی پیہی دہن ضبط کا کیونچہ
 بنجیہ کاہی عقل کی کیا کام اس کا سکی
 واعظ کیا حال اس لہنتہ کا کیونچہ
 صبر و طاقت تو یہاں ہی کو چہ کی گئی
 اس دواع سنگ اپنی درجہ قلموس
 کیا صدا خوش آئی ہی پڑتی ہی تہا
 چک فی قانون ہر لہ کا ہی پسین لہا

[illegible]

کس غش اوقاتی سی سولی تھی سلی تھی ن
 خالی یک خطہ نہ تھا تہا پر یون بن
 اچھن ایسی تھی کم چشم فلک نی دیکھے
 بھہر رویش کا سیکو تھی حور و ملک نی دیکھے
 مہر طلعت تھی زواری کی مطیع و محکوم
 گرد ہوا مہ کی جسطرح ستار و نکاجوم
 ہر پریرا دو کو اک دعویٰ سلطانی تہا
 حکم اپنا سپہیوں پر حکم سلیمانی تہا
 تھی زواری سی فی اپنی چلن کی سب طر
 حکم اپنی کی سوا دخل نہ تھا ہو کجہ اور
 ہر گھر سی لطف و مہا تہا دنیا عالم کا
 رفتہ رفتہ ہوا انگشت ناعالم کا
 فصل سرزمین عجیب رنگ کی ہو تھی تہا
 چار سو فرش تہا قالدین کا پر از فرش و گلار
 مہلی پر دی ہر اک زمین کی تھی تہا
 شعلہ و سیکڑوں خد کھن کر تھی تہا
 اک طرف تھی تھی شیشوین شراب لکھور
 بہار فانوس کی تھی تھی لکھ شعلہ طور
 اوس بجلی پر بھری تھی چشم فلک
 ۱۷

صندلی رنگ تہی خدمتین ہزار و نچھرو	در دسر گوتھی ہر شخص کا اوس محل کی پو
جاری ہرست فی لطف سی تہا راج	کرتی تہی باد کشی باد صبا وان ہر سو
گلنے طاقتون دن رات ہر رتی ہی	
اونکی خوشبو سی مانع انہی ہر رستی ہی	
رنگ کہا تہا مکان سی ہر شخص غانا	ہوش میں آتا تھا اوسجا پہراک دیوانا
حور و علمان کو وہاں بہا تہا ناچانا	پاؤہ عیش و ہست سی تہا پرپیا نا
اک فی رنگ کا ہر وقت سمان بہا تہا	
رنگ گلزار اوس انا مکان بہا تہا	
ایسی بہتی تھی ہوا سرد وہاں ہر پرپیا	کرۂ نار ہوا سرد ہوا سی بندھ
برف پر سردی کی صد مسیحی تہا تہا	ہو گئی گرمی خورشید ظک ہی اول
ہنگلے چلتی تھے پر پیراہ کل اندام طری	
کوزہ برف نی خانی تھی پانی کی گرمی	
ایک ایک گرمی میں فرش ایسا بہا تہا	جلوہ میں حسرت فی گکایا در بہا
ایسا ویکہا جو نہ اوس فی کہیں فرش بہا	آسمان کو ہوا آئینہ کی صورت سکنا
عالم نور تہا کیا فرش چشم بدور	
برق کی رنگ سی تھویر ہوئی کافور	
فرمان خوشبو سی جہکنا تہا سراپا وہ مکان	خلد سی آگنی خدایو فی تھی حور و علمان
ایسا خوشبو سی معطر تہا درخ خدوان	سبک آنکھوں میں ہوا اوسکی گستاخ جان
عطر حسن کیوری کی شیشوی سی صد ہا	

ارہی کی جگہ میں کانہی تہا
چاندنی رات میں کل لطف
بامیں ہرگز نہ تہا
چاندنی فرش کی خدایو فی تھی
جس کی آواز میں کاسو میں
جس کی آواز میں کاسو میں

چنگ کی بات نکلتی تھی
دل پہنچا سی حسرت سی ہوا
دل پہنچا سی حسرت سی ہوا
دل پہنچا سی حسرت سی ہوا
دل پہنچا سی حسرت سی ہوا

کیا ہی تھی تھی تھی تھی
بجی کا لون کی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی

تھی تھی تھی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی

[illegible]

باید به جوانان هیچ مسلمانی را
 و خداوند را که با او هیچ مسلمانی را
 و خداوند را که با او هیچ مسلمانی را
 و خداوند را که با او هیچ مسلمانی را

کتهی الفت بین کسی عشق بی کیا نموتا	جان کس طرح سی سی کونی کسی پرکھوتا
زندگانی سی کونی ماتھه سی کینو کھوتوتا	یاد مین ایک سی دوسرا کینو کھوتوتا
لپین ایسی ہی زمانی مین بستر ہوئی مین	نہین طالب سی کبی ایسی جبر ہوئی مین
یہی مذکور ہیمون سی کیا کرتا تھا	اس مین کیا فائدہ مطلوب ہو طالع کا
اپنا و نرات ہا کرتا ہی ایسا الفت	جسکو مین چاہوں وہ مجھ پر وصل ہو جائی
راہ دل کو تو غرض ل سی ہو گئی ہی	تالی اک ماتھه سی کس طرح بجا گئی ہی
عشق مین نل کی سنا ہو گا کئی جان مین	غم مین راجھی کی بنی میر سی یاد ہوئی
بھرنی تھی یاد مین مجھ کو کچھ لیلی بن	صوت بلبل یہ کہانی جاتی مین گلہا مین
سمیع پر جان سی پروانہ فدا ہوئی	شمع کا نور اسی غم سی جوا ہوئی
عیش و عشرت کی دن آخر ہوئی سب خراب	یاد مین اوسکی ہا کرتا ہی باقی ملال
اس ترو و مین پڑا رہتا ہوں نرات ہال	رات دن خالق عالم سی میرا ہی سوال
ساز آباد خدا یا دل میرانی را	یاد مہرتبان ہر مسلمان را
یا وہ ایام تھی وہ لطف مرا تھا یا رو	یا وہی مین ہوں کہ جی تیا ہوں نارا
نقش بر آب تھی وہ طور پرانی سب تو	شعر یہ در زبان رہتا ہی اب جب یہ
ساز آباد خدا یا دل میرانی را	

خواب مین سی تار سیت مجھی
 آج تو تار مین تار سیت مجھی
 صوت کی تار سیت مجھی
 رفت لڑائی تار سیت مجھی
 نندہ اب تار سیت مجھی
 خاں تار سیت مجھی
 کھنکھتات تار سیت مجھی
 درد و بطل ہی تار سیت مجھی
 جیت ہر صید کہ تار سیت مجھی
 نظر جانی تار سیت مجھی
 اندی عشق کا ہو تار سیت مجھی
 بی کا فخر تار سیت مجھی
 قل جوت تار سیت مجھی
 خچ کوک تار سیت مجھی
 کوئی عشق تار سیت مجھی
 ہو عشق تار سیت مجھی
 سو کہ تار سیت مجھی
 نزل تار سیت مجھی
 ہر تار سیت مجھی
 ہر تار سیت مجھی
 ہر تار سیت مجھی

این متن در دل جانی بود که در این
 میری اوراد سیاحتی بود که در این
 غیرت در شک سیاحتی بود که در این
 این متن در دل جانی بود که در این
 میری اوراد سیاحتی بود که در این
 غیرت در شک سیاحتی بود که در این

بان گراوسکی تصویرین دل زاری شاد	نه زبان پر سیری معره بی لب پر یاد
نهرین یونی جو فرموش کبی اوسکی یاد	دام رنج و الم و غم سی بون آبنگ زاد
طاهر ایش نظر فرقت و مجوسی بی	
پیر تصویرین هم تو شی مجوسی بی	
کما بیان کجی جو کچه بی تصویرین اشر	نام پر وصل کی مین کینیتا بون حرف نظر
ریتا اوس سی بون تصویرین طلا	کبی ده زینت محفل بی کبی هم بستر
بارها وصل مین تفصل بی جاتی بی	
پیر تصویرین کمان سحر نظر آبی	
سانی چشم تصویر کی ده بی صبح شام	و بدو آینه پیر یاری سی بهتایی کلک
کبی تل بی بی کبی وری پیغام و سلام	بس سی شغل مین عمرانی گذرانی بی کام
روشنه کرده کبی مروانی سی چای	
پادشاه گری هم لوگو سالانی مین	
نغمه و نی کی طرح ساری هم و نوین	گل بلبل کاسا اندازی هم و نوین
ایک پر دوسه احسان باری هم و نوین	عشق و الفت کچا پیپا رانده هم و نوین
هم سی بی طالب و طلب بی بی	
اسطرح راعف مرغوت کبی بی	
دید بازی کی بی هم کبی ان جاتی مین	کبی و ده بی شریف پیمان بی
چهره تی مین کبی هم کبی بی بی بی	کبی بی ساخته به شعر و فرماتی مین
میرم از درو بار بنوا و نه	

این متن در دل جانی بود که در این
 میری اوراد سیاحتی بود که در این
 غیرت در شک سیاحتی بود که در این
 این متن در دل جانی بود که در این
 میری اوراد سیاحتی بود که در این
 غیرت در شک سیاحتی بود که در این

این متن در دل جانی بود که در این
 میری اوراد سیاحتی بود که در این
 غیرت در شک سیاحتی بود که در این
 این متن در دل جانی بود که در این
 میری اوراد سیاحتی بود که در این
 غیرت در شک سیاحتی بود که در این

این متن در دل جانی بود که در این
 میری اوراد سیاحتی بود که در این
 غیرت در شک سیاحتی بود که در این
 این متن در دل جانی بود که در این
 میری اوراد سیاحتی بود که در این
 غیرت در شک سیاحتی بود که در این

عشق کا لہریں جو جہان سے گزرتی ہیں
 میں آگے سے کہیں نہ آؤں
 جان پہنچ جان پہنچ حال سے از انوار
 اب کوئی نہ پہچانے گی
 دھواں دھواں سے کہیں نہ آؤں
 ابی

کون سی جو نہیں لدا رسی ہی نوشنود
 عشق ہی پاک اجل چکا اوشی کرمی سلام
 ہولی ہی خاں آبادی ہی بربادی
 نالہ واہ سہی اوسکی ہن بہت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی تھا آگ لگا
 اشک اکھرتی تھی بھاگتی ہن کچھ بڑا
 مبتلا رہا ہوں ہر وقت بد درجہ کا
 گھوٹا کر صدمہ شوخ سی الطلم شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہمیشہ در
 ہوتی تھی اپنی ابر عیش و طرب میں اوقات
 بچہ تک دور کی تھی نہ رسائی نہ نصا
 طرف غیر نہ تھی تیری طبیعت مایل
 آگ اسن روشنی تھی تھانہ تھے چل
 ایسی جانہ کہیں لکھ تیری لڑائی تھی
 نام برعری کی تم کہن تھی تیرے حرف نظر
 یاد میری نہیں تھی سدا شام و سحر
 ذوق اسد رہ نہ رہا تھا نہیں سیر و نکلا
 اور ہر اک ہی کیا کرتی ہو پیام و سلام
 بہرے ہی نہیں لیتی ہو کئی ابر انام

کون سی جو نہیں لدا رسی ہی نوشنود
 عشق ہی پاک اجل چکا اوشی کرمی سلام
 ہولی ہی خاں آبادی ہی بربادی
 نالہ واہ سہی اوسکی ہن بہت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی تھا آگ لگا
 اشک اکھرتی تھی بھاگتی ہن کچھ بڑا
 مبتلا رہا ہوں ہر وقت بد درجہ کا
 گھوٹا کر صدمہ شوخ سی الطلم شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہمیشہ در
 ہوتی تھی اپنی ابر عیش و طرب میں اوقات
 بچہ تک دور کی تھی نہ رسائی نہ نصا

۱۳۱

کون سی جو نہیں لدا رسی ہی نوشنود
 عشق ہی پاک اجل چکا اوشی کرمی سلام
 ہولی ہی خاں آبادی ہی بربادی
 نالہ واہ سہی اوسکی ہن بہت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی تھا آگ لگا
 اشک اکھرتی تھی بھاگتی ہن کچھ بڑا
 مبتلا رہا ہوں ہر وقت بد درجہ کا
 گھوٹا کر صدمہ شوخ سی الطلم شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہمیشہ در
 ہوتی تھی اپنی ابر عیش و طرب میں اوقات
 بچہ تک دور کی تھی نہ رسائی نہ نصا

کون سی جو نہیں لدا رسی ہی نوشنود
 عشق ہی پاک اجل چکا اوشی کرمی سلام
 ہولی ہی خاں آبادی ہی بربادی
 نالہ واہ سہی اوسکی ہن بہت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی تھا آگ لگا
 اشک اکھرتی تھی بھاگتی ہن کچھ بڑا
 مبتلا رہا ہوں ہر وقت بد درجہ کا
 گھوٹا کر صدمہ شوخ سی الطلم شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہمیشہ در
 ہوتی تھی اپنی ابر عیش و طرب میں اوقات
 بچہ تک دور کی تھی نہ رسائی نہ نصا
 طرف غیر نہ تھی تیری طبیعت مایل
 آگ اسن روشنی تھی تھانہ تھے چل
 ایسی جانہ کہیں لکھ تیری لڑائی تھی
 نام برعری کی تم کہن تھی تیرے حرف نظر
 یاد میری نہیں تھی سدا شام و سحر
 ذوق اسد رہ نہ رہا تھا نہیں سیر و نکلا
 اور ہر اک ہی کیا کرتی ہو پیام و سلام
 بہرے ہی نہیں لیتی ہو کئی ابر انام

اپنی نزدیکی نہیں اسکا ہی ذرہ وجود
 اب بڑا عشق تھی الا تو وہ ہم سبھی کلام
 عشق تھی ہی دل شاد کو ہی ناشادی
 عشق کی تباہی ہر اک وقت ستم بچاوی
 شفیقہ کمر کی کسی پر وہ ہم لاک لگا
 اوس ہی بول سی اپنا بوا بھ حال تباہ
 جب سے کاری ہی لگا دیہیری تیر نگاہ
 دل میں آتا ہی کون حال دل اپنا اظہار
 کیا سارک تھی وہ ابا م تباہیہ بات
 ہم ہی تنہا تیری خدمت میں کچھ صفا
 تربت وصل میرے ہمارے دل و نصار
 نام سی اور کی ہوتی تھی ندامت حال
 بزم اختیار میں دیکھا نہیں کچھ مثال
 غیر پر ہوں نظر لطف نہیں پر ہی تھی
 دلبری اپنی تھی منظور نہیں آٹھ پھر
 مہر بان آپ شب روز تھی اس بندہ پر
 حلقہ دروازی تھی تھایوں کہی غیر و نکلا
 اب جو یوں کرتے ہو بیانیہ تو غور کلام
 دشمنو نسے کہتے ہیں ان دن اب تباہی کام

کون سی جو نہیں لدا رسی ہی نوشنود
 عشق ہی پاک اجل چکا اوشی کرمی سلام
 ہولی ہی خاں آبادی ہی بربادی
 نالہ واہ سہی اوسکی ہن بہت فریادی
 خرمین صبر من و تباہی تھا آگ لگا
 اشک اکھرتی تھی بھاگتی ہن کچھ بڑا
 مبتلا رہا ہوں ہر وقت بد درجہ کا
 گھوٹا کر صدمہ شوخ سی الطلم شعار
 عیش و عشرت ہی میں کٹی تھی ہمیشہ در
 ہوتی تھی اپنی ابر عیش و طرب میں اوقات
 بچہ تک دور کی تھی نہ رسائی نہ نصا
 طرف غیر نہ تھی تیری طبیعت مایل
 آگ اسن روشنی تھی تھانہ تھے چل
 ایسی جانہ کہیں لکھ تیری لڑائی تھی
 نام برعری کی تم کہن تھی تیرے حرف نظر
 یاد میری نہیں تھی سدا شام و سحر
 ذوق اسد رہ نہ رہا تھا نہیں سیر و نکلا
 اور ہر اک ہی کیا کرتی ہو پیام و سلام
 بہرے ہی نہیں لیتی ہو کئی ابر انام

میں جانتا ہے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ

[illegible]

[illegible]

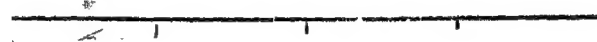
و ان کلامی کی تفسیر میں جو کچھ مذکور ہے اس سے ظاہر ہے کہ
 اس کتاب کی تفسیر میں جو کچھ مذکور ہے اس سے ظاہر ہے کہ
 اس کتاب کی تفسیر میں جو کچھ مذکور ہے اس سے ظاہر ہے کہ
 اس کتاب کی تفسیر میں جو کچھ مذکور ہے اس سے ظاہر ہے کہ

20.2

11/24

DUE DATE

1918521



URDU STACKS

2218

1915/16

91242

PPWLY

Date	No	Date	No.
3-1-64	183	Amuse	